

## سکندر کی کامیابی کا راز

آیا ہوں تو تیرے ساتھ وہ سلوک  
کو جس کا تو اہل ہے دہ سلوک نہ کر  
جس کا میں اہل ہوں چاہے سیری  
خطا کیں معاف کر دے یا مجھے ہلاک  
کر دے میں تیرے دردازے کی  
چکھٹ پر سرد کھے ہوئے ہوں میں  
بجھوڑ ہوں اور تو مختار ہے میں اپنی  
عبارت قبول کرنے کے لیے نہیں  
کہتا صرف یہ کہتا ہوں کہ تو پانے رحم  
و کرم سے میرے گناہوں کو معاف کر دے۔

### اللہ کے نیک بندے

ایک چور کی فقیر کے گھر میں پوری کی  
نیت سے داخل ہوا کافی تلاش کے  
باد جو دھمی چور کو کچھ نہیں ملا تو وہ اداں  
ہر گیا فقیر ایک کمبیل پر لیٹا ہوا اتحاد اس  
نے وہ کمبیل چور کے راستے میں ڈال دیا  
تاکہ وہ رنجیدہ نہ ہو اور خالی ہاتھ نہ  
چلے۔

کہتے ہیں اللہ کے نیک بندے دشمن  
کا دل بھی آز رده نہیں کرتے اپنے  
لوگوں کی دوستی سامنے اور ہماری  
غیر موجودگی میں ایک جیسی رہتی ہے یہ  
لوگ دیا کاری نہیں کرتے کہ سامنے  
تو جان دینے کی باتیں کریں اور بیٹھ  
چکے برا یاں یعنی تیر سامنے تو  
و باقی صفحہ ۲۶ پر

سکندر روایت سے کہا نے پوچھا ہے تو نے شرق اور مغرب کے  
ملکوں کو کس طرح نجع کر لیا۔ حالانکہ گزشتہ بادشاہوں کے پاس  
خزانہ، حمر، لشکر اور ملک اس سے زیادہ تھے جتنے تیرے پاس  
ہی پھر ان کو تیری جیسی کامیابی کیوں نہیں ملی؟“

سکندر نے جواب دیا۔ ”خدا کی مدد سے میں نے جس ملک کو  
فتح کیا اس کی رعایا پر ظلم نہیں کیا۔ گزشتہ بادشاہوں کی اچھی  
رسموں کو بند نہیں کیا۔ قدیم بادشاہوں کا ذکر نیکی کے ساتھ کیا۔  
عقل مندوں کے نزدیک وہ بڑا آدمی نہیں ہے جو بزرگوں  
کی براہی کرے۔ یہ سب باتیں بیکار ہیں۔ بخت دستخت، امر و نہیں  
سب گزر جاتے ہیں اس لیے دنیا سے کے ہوئے لوگوں کا  
نام صالح ست کرتا کہ تیرا نیک نام دنیا میں برقرار رہے۔

### عبادت پر نہیں خدا پر بھروسہ

ایک فقیر کجھے کے سامنے سرہ بجود رہتے ہوئے کہہ رہا  
تھا۔ لے غفورا اے رحیم! تو جانتا ہے کہ مجھے میسے جاہل  
اور ظالم سے کیا ہر سکتا ہے جو تیرے لائق ہو۔ میں اپنی عبادت  
پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ تیرے کرم کا امیدوار ہوں۔ گنہیگار گناہ  
سے توبہ کرتے ہیں۔ عابد عبادت کا بولہ اور سوداگر سامان کی  
قیمت طلب کرتے ہیں۔ میں بندگی کے بدے بھیک مانگنے اور  
تجارت کے لیے نہیں آیا ہوں۔ میں تیرے کرم کی امید رکھوں۔

172/54 Mohammad Ali Lane Gwynne Road Lucknow-226 018

Ph. 270406



حدیث کی مشہور کتاب

بِحَذْكَرِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کاسیس و شکفت اردو ترجمہ

جس میں وہ روایات ہیں جو فضائل اعمال، اخلاق، اصلاح و تہذیب اور زندگی کے روزمرہ کام کا سوال تعلق رکھتی ہیں

مقدمة

علامہ سید سیلمان ندوی



مترجم

محترمہ امہۃ الرشیم (درجو)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

پہترین مصلح مرتبی اور مرشد کا کام کرتی ہے  
ہر عنوان کے پیچے قرآن مجید کی آیات صحیح ترجمہ پر  
احادیث میں ذیلی عنوانات جملہ جملہ موضع کی بذات

کرتے ہیں۔ پہترین کتابت  
روپ۔ قیمت حصہ دوم روپ  
فتوافت کی طباعت

مکتبہ اسلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## جوہرین کا ترجمان



سالانہ چندہ

- \* برائے ہندوستان: — ۲۰ روپے
- \* غیر ملکی ہوائی ڈاک: — ۲۵ روپے
- \* نیشمارہ: — ۶ روپے

محمد حمزہ حسینی

- ایڈٹر: — امامہ حسینی
- معاونین: — نیکوہ حسینی
- اکھی حسینی ندوی: — جعفر سعید حسینی ندوی

فون نمبر

نوت: ڈاٹ پر RIZWAN MONTHLY، رکھیں: 270406 PH. 270406

ماہنامہ رضوان، ۱۹۹۸ء، محمد علی لین، گوئی روڈ، رکھیں

ایڈٹر، ریزور، پبلیش محمد حمزہ حسینی نے مولانا محمد بنی حسین فاؤنڈیشن کے لئے نظامی آفیس پریس ہنپور کار فرٹر رضوان، محمد علی لین پر شائع کیا

## اپنی بہنوں سے

جندیدن

بچپن میں ایک کمانی سی تھی ایک صاحب شرک پر کچھ تلاش کر رہے تھے لوگوں نے پوچھا صاحب آپ کی تلاش کر رہے ہیں انھوں نے کہا جیب سے اشرفتی گر جائی ہے سے تلاش کر رہا ہوں کچھ لوگ بھی ان کے ساتھ تلاش میں لگ کر دیکھوڑی دیر کے بعد کسی نے پوچھا حضرت وہ اشرفتی کہاں گئی تھی کہنے لگے گری تو گھر میں تھی مگر مشکل یہ ہے کہ گھر میں روشنی نہیں ہے شرک پر روشی میں اس لئے یہاں تلاش کر رہا ہوں۔

بظاہر تو یہ ایک لطیفہ معلوم ہوتا ہے مگر اتفاقات کی دنیا میں دیکھیں تو یہی نظر آگے کر جو چیز گھر میں کھوئی ہے اس کی آج باہر تلاش ہے گھر کی کھوئی چیز باہر تلاش ہے سکون، امن کی جاری ہے آج بہت سی ایسی چیزوں کی کیٹیوں اور جلوں میں تلاش ہے سکون اور اطمینان اطمینان اندر کی چیزوں ہیں لیکن ان کی تلاش باہر ہے انسانیت کی تسمت اندر سے بگردی ہے لیکن باہر اس کو بنلنے کی کوشش کی جاری ہے جس امن و سکون اور اطمینان قلب کی ہمیں اور آپ کو ضرورت ہے جسیں محبت کی فضائی سجدہ کی فضائل اخلاق کی فضائل ہمیں آپ کو ضرورت ہے زندگی کا جو دہرا در قیمتی سرمایہ آج مفقود ہے وہ سب دل کی دنیا میں کھو یا ہے لیکن دل اندر ہی ہے مولانا ہماری گھر نہیں اس لیے ہم اس کو باہر ڈھوندتے ہوئے ہیں یہم نے ڈا ظلم کیا کہے ہم نے دلوں میں جانے کا راستہ کھو یا اس کی چیزوں کو باہر تلاش کر رہے ہیں۔

دل کی دنیا میں آج گھٹاٹوں اندر ہی ہے ہاتھ کو باہر کھو یا ہی ہمیں دنیا اندا نظرت سہولت پنڈے اس نے کبھی یہ زحم برداشت نہیں کی کر دل کے اندر ڈوب کر کھوئی ہوئی قیمتی چیزوں کو تلاش کرے اس نے اسی کو آسان سمجھا کہ باہر روشی میں اپنے سگر مولان کو تلاش کرے۔

(باتی صفحہ ۳۴۵ پر)

۳۹	گھر یو نسخہ	صدقتہ مرظک الہی کاذریمع	۲۶	دینا کی محبت	۱۳	اپنی بہنوں سے
	عائشہ حمال	برادر جن ظاہری		مولانا سالم الدین خاں		مدیر
۳۰	بچوں کا گورنر	محترم خدیجہ فرزدی	۳۱	رزنی مقدار	۱۴	کتاب ہدایت
	عادل اسرار ہلوی	ڈاکٹر نجم الدار اللہ		ڈاکٹر نجم الدار نحیانی		
۳۲	شیعہ جمیعتی	عورت اسلام اور سعادت	۱۹	حدیث کی روشنی	۶	امداد نسیم
	مولانا عبد مجید مدینی	نبی کریم کی سکر اپنی		سکون		
۳۵	ہمسایہ	حضرت عمارہ بن حزم	۲۱	روشن مینا	۸	عبد المقدر ہزار دی
	مولانا عبدالغلام رسول فوکھر	مولانا عبد اسلام تبدی				
۳۴	چند کار آمد نسخہ	قرآن مجید میں	۲۲	فتح جبل بتائیں گے	۱۰	مولانا محمد تقی نحیانی
	علمی محفل طارذ پفتائی	بچوں کے حقوق				

دیندار بنانے کی اور ائمکی رحلے کے  
راستے پر چلانے کی اسی طرح فنکر اور  
کوشش کی جائے جس طرح کہ ہر صاحب  
امان کو اپنی جان و فرزخ سے بچانے کی  
فکر کرنی چلے میںے

سورة تحريم میں ارشاد فرمایا گیا ہے:-  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ أَنْفَسَكُمْ  
وَأَهْلِيْكُمْ نَازِرًا وَقُودُّهَا النَّاسُ  
وَالْمُحْجَازَةُ عَلَيْهَا مَلِئَةٌ كَهْ غِلَاظٌ  
شَدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمْرَهُمْ  
وَلَا يَفْعَلُونَ مَا مَا يُؤْمِنُونَ

## اہل و عیال

لے ایمان والوں کے کوارڈ راپنے اہل و  
عیال کو دروزخ کی آگ سے بچا و جس کا  
ایندھن آدمی اور پتھر میں اس پر اعلیٰ  
دینے کے لیے) وہ فرشتے مقرر ہیں، جو  
بڑے سخت دل (بنائے گئے ہیں) اور  
بڑے مضبوط ہیں، اللہ نے ان کو جو حکم  
دیدیا ہے وہ لذرا بھی) اس کی خلاف مٹزی  
نہیں کر سکے گا و جس کام کے لیے وہ  
امور کیے گئے ہیں وہ اس کو پورا پورا (انجام

البستہ بیرونیوں کے معاملہ میں چونکہ بہت سری  
کے کوتا ہیاں ہر قیا میں اسی لئے ان کے  
ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی  
کے بارے میں قرآن مجید نے خاصی تاکید  
کیا ہے۔

اور ان کی اعانت و خدمت کرنے کی جو تعلیم دی گئی ہے اس میں مسلم اور غیر مسلم کی بھی تفریق نہیں ہے اگر بالفرض کسی مسلمان کے والدین یا اہل قرابت غیر مسلم ہوں، یا اس کے سامنے کوئی غیر مسلم یا مسیم یا غیر مسلم مکین یا غیر مسلم سائل یا غیر مسلم ضرورت مند پر دلیسی آئے تو قرآن مجید کا حکم اس مسلمان کو ان سب کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کا اور اپنی استطاعت کے بعد ران کی خدمت خدمت کرتے رہو۔

خاص کروالدین کے بارے میں  
تو قرآن مجید میں یہاں تک فرمایا گیا ہے  
کہ اگر کسی کے ماں باپ بالغرض مشرک  
ہوں اور وہ اپنی مسلمان اولاد پر زور  
ڈالیں کہ وہ بھی اسلام اور توحید کو چھوڑ  
کو کفر و شرک اختیار کر لے تو مسلمان  
اولاد کا فرض ہے کہ ان کی یہ بات تو نہ مانے  
یعنی ان کے کمپنے سے اسلام اور توحید کو  
تونہ چھوڑئے، لیکن دنیا میں ان کے  
ساتھ حسن سلوک اور اچھا برتاؤ رہی کرتا  
رسے۔

اہل و عیال

ماں باپ کے بعد انسان کا سب سے  
بڑا تعلق بسوی۔ پھول سے متاثر ہے اور  
انسانوں کی یہ عام فطرت ہے کہ وہ اپنے  
اہل و عیال کو آرام پہنچانے کے لئے رکھنا چلتے  
ہیں بلکہ اس بارے میں تو بہت سے  
 لوگ اپنی خوبی سے بڑھ جاتے ہیں، اس  
لیے قرآن مجید میں اس پر زیادہ زور نہیں  
دریا گیا ہے کہ اہل و عیال کے ساتھ  
اچھا برتاؤ کیا جائے اور ان کا حق ادا  
کھا جائے۔

سورة لقمان میں اولاد پر والدین کا حق  
بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے:  
وَإِنْ جَاهَدَ أَكُوفَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِّيْ  
مَا كَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تَعْلَمُهُمَا  
وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَغْرُورٌ ثَانٌ  
(القمانع۔ ۱)

بیان کرتے ہوئے جن کے بدلوں میں  
کو جنت اور جنت کی نعمتیں ملیں ۔  
ارشاد فرمایا گیا ہے :-

وَيُطْعِمُونَ الظَّعَامَ عَلَى حُبٍ  
مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَآسِيرًا  
(الدَّهْرَ - ١)

اور وہ بندگاں خدا کھانا کھلاتے  
اللہ کی محبت کی بنی پر سکینوں کو اور تیم  
کو اور قید بیوں کو ۔

ان کمزور طبقوں کے ساتھ اچھے  
سلوک کرنے کے سلسلہ میں قرآن مجید

ایک حکم یہ بھی ہے کہ جو بچہ باپ کے  
سر پرستی سے محروم ہو کر بیتیم ہو گیا ہوا  
سے شفقت کا برداشت کرو اور جو کوئی بیوی  
لا چاری ناداری سے مجبور ہو کر تم  
سوال کرے اسکے ساتھ رحم و دل

اور رفی کا معاملہ کر دا اس کو بھی نہ جھٹ  
ارشاد ہے :  
فَامَّا الْيَتِيمُ فَلَا تَقْهِرْ وَأَمَّا  
السَّائِلُ فَلَا تَنْهِرْ (الضجن)  
پس جو یتیم ہوا سے مت ڈانٹو، مت  
دباو اور بیچارے مانگنے والے کو  
مر جھٹ ک

یہاں یہ بات قابلِ لحاظ ہے کہ  
مذکورہ بالا آبیتول میں والدین اور دوسرے  
اعزہ و اقارب اور یتامی و مسَاکین اور  
سفریں و سائیں کے ساتھ حسنِ سلوک

اسی سلسلہ بیان میں ایک آیت اور راسی طرح دو مسکینوں حاجتمند والے کے لعفار خادم ہے:-

وَابْنَ ذَي الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمُسْكِنُ  
وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَدِّلْ مَبْدِلَ رَاهٍ  
(رمی اسوائیل ع۔ ۳)

او را پسے قرابت داروں کا حق ادا کرو  
بندے فلاج پانے والے میں

اور سیکنول اور پر دیسیوں سازدگی کو  
محبی ان کا حق دو، اور اللہ کا دیا ہوا  
مال فضولیات میں مت اڑاو۔

اور سرہ روم میں ایک جگہ ارشاد سافروں پر دیسیوں کا ذکر آیا ہے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا نام رکھا گیا ہے:-

فَاتِ ذَالْقُرْبَىٰ فِي حَقَّهُ وَالْمُسْكِنُ  
أَبْنَ السَّبِيلِ وَذَالِكَ خَيْرٌ

لَدِينِ يَرْبِدُونَ وَجْهَ اَلْثَيَا  
أَوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ  
(الرَّوْمَع.-۳)  
س ادا کو وقارابت داروں کر الٰہ کا حق

# خداوند عجیب است

امۃ الرشیت نیم

کی روشنی  
حدیث

## غور اور دھیان

الذی يَرَ الْجِنَّةَ قَوْمٌ وَلَقَبَّلَهُ  
فِي السُّجُودِ فَنَّ پَرِزْ (سورہ الشعرا ۱۱)  
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مِنَاز  
پَرِھوز کوہہ دو اور رمضان کے روزے  
رکھو۔ اگر استطاعت ہو تو خانہ کیمہ کا  
حج کر۔ کہا آپ نے پس فرمایا۔ حضرت  
عمر فرم کتے ہیں کہ ہم لوگوں کو حیرت ہوئی  
کہ پڑھتا بھی ہے اور تصدیق بھی کرتا  
ہے بھر کہا کہ ایمان کے بارے میں  
خبر بھے آپ نے فرمایا۔ اللہ پر ایمان  
لاو اور اس کے فرشتوں پر، اس کی  
کتابوں پر اس کے پیغمبروں پر اور آخرت  
کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر کہا  
آپ نے پس کہا۔ اب احسان کے متعلق  
بتائیے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادات اس  
 طرح کر دو گویا تم اس کو دیکھو رہے ہو  
اگر تم اس کو نہیں دیکھتے ہو تو وہ تم کو  
دیکھتا ہے کہا قیامت کے متعلق مجھ کو

کہ ہم ایک روز سہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک  
 آدمی بہت سفید کپڑے والا اور بہت  
 کالے بال والا آیا۔ اس پر سفر کا نشان  
 نہ تھا ہم لوگ اس کو نہیں پہچانتے تھے  
 وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے  
 گیا۔ اپنے گھنٹے آپ کے گھنٹے سے ملا  
 دیے اور اپنی تھیلی آپ کے زانوپر  
 رکھ دی اور کہا یا محمد بن محمد کو اسلام کے  
 متعلق خبر بھے۔ آپ نے فرمایا اسلام  
 یہے کہ آشہدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مِنَاز

پڑھو زکوہ دو اور رمضان کے روزے  
 رکھو۔ اگر استطاعت ہو تو خانہ کیمہ کا  
 حج کر۔ کہا آپ نے پس فرمایا۔ حضرت  
 عمر فرم کتے ہیں کہ ہم لوگوں کو حیرت ہوئی  
 کہ پڑھتا بھی ہے اور تصدیق بھی کرتا  
 ہے بھر کہا کہ ایمان کے بارے میں  
 خبر بھے آپ نے فرمایا۔ اللہ پر ایمان  
 لاو اور اس کے فرشتوں پر، اس کی  
 کتابوں پر اس کے پیغمبروں پر اور آخرت  
 کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر کہا  
 آپ نے پس کہا۔ اب احسان کے متعلق  
 بتائیے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادات اس  
 طرح کر دو گویا تم اس کو دیکھو رہے ہو  
 اگر تم اس کو نہیں دیکھتے ہو تو وہ تم کو  
 دیکھتا ہے کہا قیامت کے متعلق مجھ کو

نماز اس دھیان کے ساتھ پڑھو کہ ہم  
 کی نہ آسمان کی۔

خدا کو دیکھتے ہے میں اگر تم اس کو نہیں  
 اندیشہ کیا المزصادی  
(جزء ۲ سورہ بخری ۱)

دیکھتے تو وہ ہم کو دیکھ رہا ہے  
 حضرت عمر بن الخطاب سے روایت  
 یَعْلَمُ خَاتَمَ النَّبِيُّونَ وَمَا تُحْفَنِ

## بعض اعمال کو معمولی سمجھنا

حضرت افسن سے روایت ہے کہ  
 تم عمل کرتے ہو تو تھاری لگاہ میں بال  
 سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے اور ہم  
 ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 عہد میں بلاک کر دینے والے اعمال  
 میں شمار کرتے تھے۔

## اللہ کی غریت

حضرت ابو سہریہؓ سے روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا، اللہ تعالیٰ کو عنیت رکھتے ہے کہ  
 اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ  
 انسان وہ عمل کرے جو اللہ نے اس  
 پر حرام کر دیا تھا۔

وسلم کے پیچے تھا آپ نے فرمایا  
 لڑکے میں تجوہ کو جذبائیں سکھا دوں  
 اللہ کے حکوم کی نجہداشت کرو، وہ  
 تیجا حفاظت کرے گا، اللہ کو یاد کرو  
 تو اس کو اپنے سامنے پاکے گا اور جب  
 سوال کرنا تو اللہ ہی سے سوال کرنا اور  
 محتاج لوگ بکری ہر آنے والے ایک  
 دوسرے پڑھ بڑھ کر محل بنائیں پھر  
 جب مد رچا جانا تو اسی سے مد رچا ہنا۔  
 اور جانے کہ اگر ساری دنیا اس  
 بات پر اتفاق کرے کہ تجوہ کو نفع  
 پہنچلتے تو تجوہ کو کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی  
 مگر وہی جو تھارے یہے اللہ نے بھکھ  
 جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ جریل  
 تھے تھارے پاس آئے تھے تاکہ تم کو  
 تھارا دین سکھا ہیں۔

## اللہ کا خوف

حضرت ابو زرؑ اور حضرت معاذ بن  
 جبلؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں بھی  
 تم ہر اللہ سے ڈر و ادربائی کے بعد نیکی  
 کر دو، وہ اس برائی کو مٹا دے گی اور  
 لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے  
 پیش آؤ۔

## اللہ کی یاد اسی سے سوال اسی سے استمداد

حضرت ابن عباسؓ سے روایت  
 ہے کہ ایک روز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ

اے اسے لوٹدیوں کی کثرت اور ان کی اولاد  
 کی طرف اشارہ ہے تھی اگر شردا فعات  
 پر افسوس نہ کرو جو کچھ ہوا وہ ہونے والا ہی  
 تھا اور جو نہیں ہوا وہ ہوتا ہی نہیں افسوس  
 سے کیا حاصل کیا۔ تا اس سواعظی  
 مفاتاتِ حکم و لاد فرحو ایما  
 اتنا کئے راب مقدر میں جو رہ گیا اس  
 پر حضرت نہ کرد جو ملا اس پر اتراؤ نہیں۔

# دوسن میدار

کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ یہرے پاس  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک الانما  
اس مضمون کا یعنی پیام کا آیا ہے اگر تھے  
کو منظور ہو تو اپنی طرف سے کسی کو دیکھا  
بنالوام جیبہ رضی اللہ عنہا نے اس پیام  
کو منظور کیا اور خالد بن سعید بن العاص  
اموی کو اپنا دیکھا مقرر کیا اور اس خوشخبری  
اور بشارت کے انعام میں ہاتھوں کے  
ددنوں کنگن اور پیروں کی باتیں یہ داد  
انگلیوں کے چھلے جو سب نظری تھی ابر  
کو دیئے جب شام ہوئی تو بجا شک  
نے حضرت جعفر اور تمام علمائوں کو جمع  
کر کے خود خطبہ نکالج پڑھا خطبہ نکالج  
کے بعد لوگوں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو  
بجا شک نے کہا کہ ابھی بیٹھیے حضرات انبیاء  
کی سنت یہ ہے کہ نکالج کے بعد دینیہ بھجو  
ہونا چاہیے چنانچہ کھانا آیا اور دعوت  
سے فارغ ہو کر سب رخصت ہوئے  
مہر کا رقم جب حضرت ام جیبہ کے پاس  
بیٹھی تو ابرہ کو بلا کر پچاس دینار اور وہ  
دیئے ابرہ نے یہ پچاس دینار اور وہ  
زیور جو پہلے دیا گیا تھا یہ کہہ کر سب اپس  
کر دیا کہ بادشاہ نے مجھ کو تاکید کر لیا ہے  
کہ آپ سے کچھ نہ ہوں اور آپ یقین  
کیجئے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو  
ہو چکی ہوں اور اللہ کے لیے اسی اسلام  
کو قبول کر چکی ہوں اور آج بادشاہ

نے اپنی تمام سیگمات کو حکم دیا کہ ان کے  
 پاس ملا جسے خوبی عطر ہوا س میں سے فردر  
 آپ کے پاس ہدیہ بھیجیں چنانچہ درسرے  
 دوزابرہ بہت سا عود اور عنبر وغیرہ لے کر  
 آپ کے پاس آئیں ام جیبہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ میں نے عود اور عنبر کو  
 لیا اور آپ نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں لائی۔ اس  
 کے بعد اپرہ نے کہا کہ سیری ایک درخت  
 ہے وہ یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو میر اسلام کہہ دینا اور یہ عرض کر دینا کہ  
 میں آپ کے دین کی پیرو ہو گئی مولہ سیری

رضی اللہ عنہل نے انتقال کے وقت مجھ  
 عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ام جیبہ  
 آپ نے ۳ سال کی عمر میں دفات پائی۔  
 بھی یہی گفتگو ہوئی۔ راخز جہابن سعد  
 اور آپ مشکل میں بخس ہیں، آپ اس  
 پر نہیں بیٹھ سکتے  
 ملکہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ام جیبہ  
 کو بلایا اور کہا کہ باہم سوکنوں میں جو کچھ  
 پیش آتا ہے وہ تم کو معلوم ہے جو کچھ ہوا  
 ہو وہ معاف کرنا اللہ تعالیٰ میری اور  
 تھاری مغفرت فرمائے میں نے کہا سب  
 معاف ہے اللہ تعالیٰ میری اور تھاری  
 مغفرت فرمائے ام جیبہ رضی اللہ عنہما نے  
 فرمایا اے عالی اللہ تعالیٰ تم کو خوش رکھے اور پھر  
 کیا اللہ تعالیٰ تم کو خوش رکھے اور پھر  
 ام سلمہ رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان سے  
 بھی یہی گفتگو ہوئی۔ راخز جہابن سعد  
 رضی اللہ عنہل نے فرمایا کہ ابا جان ذرا شہر ہے  
 بسترہ شاکر کہا کہ اب تشریعت رکھئے اب  
 قریش کا رواز ابوسفیان، نہایت مدبر  
 انسان انھوں نے غوراً سوال کیا کہ نبی  
 یہ بستر میرے لاکن نہ تھا یا میں اس بستر  
 کا لاکن نہیں ہوں؟ یہی کہتی ہیں ابا جان  
 آپ اس بستر کے لاکن نہیں ہیں یہ بستر  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے  
 اور آپ مشکل میں بخس ہیں، آپ اس

ان دو باتوں سے معاشرے میں بکارِ یہا ہوتا ہے

"یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں، عاقل کی عقائد میں یہ ہے کہ کسی کو گناہ کا طعنہ نہ دے، کیونکہ میں نے اگر کسی کو گناہ کا طعنہ دیا ہے تو بیس سال کے بعد اس گناہ میں خود گرفتار کیا گیا ہوں، ہمیں خبر ملی ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگوں کے عیوب پر اس طرح نظر نہ کرو کہ گویا تم ان کے آتا ہو بلکہ اپنے عیوب کو اس طرح دیکھو گویا کہ تم غلام ہو۔ تام لوگ دو حال سے خالی نہیں، یا مصیبت میں رفتار میں باعافیت والے ہیں، پس مصیبت زدہ پر رحم کرو اور عافیت پر شکر۔

جو پنے آپ کے داعی الی اللہ ہونے کا مدعی ہو، اس کے واسطے بد خلق ہونا نہایت ہی قبیع ہے کہ لوگ کے خلق کا تھوڑا بھائی کا مستعد کر لے سکتے ہیں۔

س کی بد خلقی سے ڈرتے ہوں جیسا کہ یہی بات اس کے متبوعین کے لیے بھی بری ہے۔

یہم نے ۲۰۱۳ء کشہ فرماتے ہیں کہ چغل خور حادوگرے بھی برائے، مگر اس کا کسی کو خال نہیں۔ چغل

کے مدد سے کام کرنا ہے جو حکومتی ادارے کے لئے کام کرنے والے ہیں۔

نور ایک سمجھ میں وہ کام ررتا ہے بوجادور ایک اپسے میں جسی نہ رسمے۔ یونہ پڑیے گان بھاریے  
فتیز کو دیکھ کر کتنا اگ کگر نکلا دیا۔

بس، مال لٹادیا ہے اور بڑے بڑے فتنے کھڑے کر دیے ہیں۔ لتنے لو لوں کو لمبے باہر نکلوادیا ہے۔ یہی

جہے کے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

"لاید خا الحنة قعات" (کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔)

"لاید حل الجمیع فعات الہ پس سورجست یں راس سہ ہو ہے۔)

Digitized by srujanika@gmail.com

# فتنے

## جو پھملے بتائے کرے

بنیاد پر باہم خوزیری شروع ہو جائے تیر بھی ڈر از بر دست نہیں ہے اس میں انسان کی آزمائشی یہ ہے کہ وہ اپنی نسل اپنی زبان بن لئے والوں اور اپنے رشتہ داروں کا ساتھ ہے یا حق کو مضبوطی سے تحام کر اپنے صحیح موقف پر ڈنادے ہے جب مسلمانوں کے کسی بھی درگرد ہوں میں اختلاف ہر لڑائی ہجہٹے کی ذمہ اجاۓ اور عالمرا تنا یہ حیدہ ہو جائے کہ حق اور ناجی کا نقشہ چلانا دشوار ہو جائے تو

فتنه عربی زبان کا لفظ ہے اور لغت میں اس کے اصل معنی یہ ہیں کہ سونے کو آگ پر پا کر یہ دیکھا جائے کہ وہ کھرا ہوتا ہے میکن اس کا متین مضموم پوچھا جائے تو وہ بہت کم لوگ ہیں جو بتاتے کی پوزیشن میں ہوں وجہ ہے کہ لفظ کی آزمائش ہوتا ہے اس لیے ہر آزمائش کو فتنہ کہہ دیا جاتا ہے جب کوئی بد عملی نظرے کافیش بن جائے تو وہ بھی ایک فتنہ ہے کیونکہ یہ انسان کی آزمائش کا موقع ہے اپنادا من بچا کر وقت گزار دیتا ہے یا اس کی حقیقی برائی کا دراک کر کے اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے جب کوئی فکری گمراہی نظر فریب دیلوں کا ملجم پڑھا کر معاشرے میں پھیلتا ہے تو وہ بھی دیا ہے کہ ان حالات میں ایک مسلمان کو کیا کرنا چاہیے ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کے فتنوں کی بڑی نکتھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخفی کرنا ہے اسے معرفت کیا اور مسلمانوں کو ان سے خبردار کیا اور بہاں تک ارشاد فرمایا

عیب چینی کئے والوں چنگی کھلتے والوں اور ملعنة بازوں کی بہت ہو گئی۔ (دکنرا العمال ۱۲-۱۳ ۲۲۲)

لوگ نمازوں کو ضائع کری گے اور امامتیں بر باد ہوں گی، سود خوری عام ہو گی اور حجۃت کو حلال تواریخ اجاد کا لوگ انسان کی جان کی کوئی وقعت نہ سمجھیں کے اور اپنی اپنی عمارتیں بنائیں گے دین کو دنیا کے بدلے فروخت کریں گے انھوں کو حلال کا درود دوڑہ ہو گا طلاقوں کی کثرت ہو گی اور زنان ہمہ ان امورات پڑھ جائیں گی۔ لوگ ایک دوسرے پر تہمیں لگائیں گے کیونکہ لوگ سیلاپ کی طرح امداد پڑیں گے اور شریف لوگ سٹ جائیں گے اسی اور وزیر جو شے ہوں گے امانت ولے خائن ہوں گے تو می نمائندے ظالم ہوں گے اور قرآن کے تاریک بدر کار ہوں گے لوگ جانوروں کی کھالوں کا بابا سہیں گے اور ان کے دل مرواری سے زیادہ بد بودا رہوں گے، امن کم ہو جائے گا قرآن شریف کے نسخوں کر آراستہ کیا جائے گا، سجدیں خوبصورت بنائی جائیں گی ان کے مناسے اور پختے او پختے ہوں گے مگر دل دیر ان ہوں گے قرآنی حدود متعطل ہوں گی ماں اپنی ملکہ کو جسے گیاری ہے کیا جانے سمجھیں کے ساتھ سوک کرے گا جیسے مالکہ اپنی کنیز کے ساتھ شراب کو فرشتہ کہہ کر حلال کہا جائیسا کہ گھروں میں اس طرح آگ کر گریں گے جیسے سود کو تجارت کہہ کر حلال کہا جائے گا، رشوت کو پڑی کہہ کر حلال کہا جائے گا زکرۃ کے قطرے۔ (صحیح بخاری کتاب الفتن باب ۲)

(دکنرا العمال ۱۲-۱۳ ۲۲۲)

عیب چینی کئے والوں چنگی کھلتے والوں اور ملعنة بازوں کی بہت ہو گئی۔ (دکنرا العمال ۱۲-۱۳ ۲۲۲)

اما میں بر باد ہوں گی، سود خوری عام ہو گی اور حجۃت کو حلال تواریخ اجاد کا لوگ انسان کی جان کی کوئی وقعت نہ سمجھیں کے اور اپنی اپنی عمارتیں بنائیں گے دین کو دنیا کے بدلے فروخت کریں گے انھوں کو حلال کا درود دوڑہ ہو گا کہ وہ بھی دوگر ہوں میں ایک خواہش کے بھلے اس) اولاد کی خواہش کے بھلے اس) علیہ وسلم نے مختلف فتنوں کے وعوی سے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آج کے ماعول کو واقعی آنکھوں سے کہا ہے ہو گی اور بارش سے مختلف احوالات احادیث میں بیان فرمائے ہیں ان میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ ان کو پڑھنے کے جواب گردی کی سی تکلیف ہو گی، اور بدکار سیلاپ کی طرح پھیل جائیں گے جھٹے وسلم آج کے ماعول کو واقعی آنکھوں سے کو سچا کہا جائے گا اور پچھے کو جھٹہ اغایی دیکھ کر اس کی تصویر کھنچ رہے ہوں، ان جاے گا غیر وہیں سے رشته جوڑا جائے گا اس تھاب اور تلخی کو کے نقل کر رہا ہوں ان کو خونر سے پڑھیے اور یہ دیکھنے کے باقاعدے گرد ویش کی تصویر ہے یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے بدکاروں کے ہاتھ میں ہو گئے جو شخصی صبح صنوں میں مومن ہو گا وہ معاشرے کے زمانے کے بارے میں بتایا کہ زمانہ میں چھوٹی چھوٹی بکر یوں سے زیادہ جلدی جلدی گزرے گا۔ (یعنی بڑے بڑے انقلابات تیزی سے آئیں گے) بے وقعت بکھا جائے گا۔ سجد کی محابی نیک عمل کی کمی ہو جائے گی، دین سے ناد اتفاقیت پھیل جائے گی اور دین کا حقیقی پوری کوئی کوئی اور عورتیں عورتوں سے علم اٹھ جائے گا۔ خل اور پیسے کی محبت عام ہو گی، قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو گا (بخاری فتن باب ۵) بنرا پختے اور پختے ہوں گے، دنیا کے دران علاتے آباد ہو جائیں گے اور آباد علاتے خود تا تعالیٰ کو معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کیوں تقتل کر رہا ہے؟ نہ فتنوں کو پتہ ہو گا کہ دران گام کرنے سمجھیں کے دران اور تراویی پی جائیں گی۔ پوس دالوں کی کثرت ہو گا۔ اسے کیوں قتل کیا گیا؟ در صحیح مسلم حدیث (۲۹۷)

ربخواری ۲۲۶-۲  
معوی نا ام الادی جہور کے اہم معاملات  
میں رائے ذنی کریں گے۔  
(الدر المنشور ۶-۵۲)

پہلے لوگوں پر لعن ملعون کر دیجے۔  
کرنے ہے) وو لوگونے بدن پھرتے تھے  
وہ حکومتوں کے سربراہ بن جائیں کے  
ہوتیں اپنے شورہوں کے ساتھ تجارت  
میں شرکیک ہوں گی کہ دعویٰ توں کی شہادت  
اختیار کریں گے اور عمرتی مددوں کی  
نقاب کریں گے اللہ کے بھائی دسری  
چیزوں کی تسبیح کھانی جائیں گی مسلمان بھی  
بیشتر کہے (جوہنی) گراہی دے گا۔ دین کا  
علم اللہ کی خوشخبری کے بجائے کسی  
اور مقصود سے پڑھا جائے گا آخوند کے  
کاموں سے بھی دنیا مقصود ہرگز مال غنیمت  
ذین پوشوں پر بیٹھ کر مسجد کے دروازوں  
پر اتریں گے اور ان کی عورتیں لباسی  
جائے گا اور امامت کو لوث کمال سمجھا  
جائے کا اور زکوٰۃ کو جمائز قرار دے دیا  
بلے گا قوم کا لیدران کا ذیل ذین فرد  
ہرگلا انسان اپنے باپ کی نافرمانی  
کرے گا اماں کے ساتھ نہ گلی کا برناو  
کرے گا اور دوست کو لعنہ کے کوہان کی طرح  
روں پر دبے اونٹ کے کوہان کی طرح  
بال ہوں گے۔ (ایضاً ۴۵)  
دین کو الٹ دیا جائے گا یعنی حرام  
چیزوں کے نام بدل بدل کر انہیں ملال  
میں "اس میں انہوں نے قفیل کے ساتھ  
فاردیا جائے گا (مشکوٰۃ ص ۴۰.)  
اس قسم کی احادیث مجمع فرمائی ہیں اور آج  
یہودیوں نظر انہوں کی پری پری  
نقاب کی جائے گی۔ (ایضاً ص ۴۸.)  
ہرگلی گلے گلنے والی عورتیں داشتہ بناء ک  
کمی جائیں گی۔ گلنے بھلنے کے آلات  
سنچال کر کر جائیں گے۔ راستوں  
میں تراب نوشی ہوگی۔ ظلم پر نخس کیا  
جلے گا۔ عدالتی فیصلوں کی خرید فرخت  
ہوگی قرآن کو مسیقی سمجھ لیا جائے گا  
آخوند کے لوگ اپنی امت کے  
کے دل میں رائی برابر ایمان نہ ہو گا  
بیان فرمائی ہیں۔

## تمام خطاؤں کی جڑ

حدیث حضرت مولانا سعید اللہ نان جاہ

علماء اور طلباء کا وہ طبقہ ہر دن  
کے ساتھ وابستہ ہے اور یہ لوگ قرآن  
کی لغزش دنیا جہاں کی لغزش کا سبب  
وست کے علم اور درافت نبوت کے  
سفراز ہیں اگر یہ صحیح اور درست ہوں  
بنتی ہے اسی لئے لوگ ان کی طرف  
دیکھتے ہیں اور ان سے رہنمائی حاصل  
کرتے ہیں جب یہ علماء خود صراط  
ستقیم پر نہ ہوں تو بھریہ لوگ (عوام)  
ہوں، معاشرت صحیح ہو تو یہ حقیقی معنوں  
یہیں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی  
اوہ کیسے صراط ستقیم پر گامزن ہو  
یہ لوگ (علماء دین اور طلبہ دین)  
سکتے ہیں؟ جب قوم کے رہنماء اور قوم  
کے رہبر اہل دنیا کے لیے، اللہ کی  
دنیا اور اہل دنیا کے لیے، اللہ کی  
خلائق کے لیے، اللہ کے بندوں  
گے ہوں اور صراط ستقیم پر گامزن نہ  
کرے لیے بھری خیر ہیں اور بھریان سے  
ہوں تو بھریان کی پیری کرے کرنے دالے  
مراد فیض کے مخدوم رہتے ہیں۔  
مراد ستقیم سے محروم رہتے ہیں۔  
وہ لائن ستائش اور مقابل فخر ہے۔  
مراد ستقیم سے اخراجات، عقیدے  
عمل اور اخلاق کے اعتبار سے ہوتا  
ہے۔ بہر کیف صراط ستقیم سے یہ  
خمل آجائے یا اخلاق درست نہ ہوں

سے زائد شعبوں میں یہ اخراج ہے، ہر  
لحاظ سے صراط ستقیم سے اخراج  
ہے مان پیچے کر سارا عقیدہ درست ہے  
لیکن عمل میں کوئی کوتا ہی ہے یا فرقی  
کر پیچے کر عمل بھی درست ہے لیکن اخلاق  
یہی کوئی ہے شلام صدر یا کاری، رداہی  
جگہ ایسا سازش، کوئی بھی اخلاقی بیماری  
ہے یا پھر عقیدہ عمل اور اخلاق تو درست  
ہیں لیکن معاملات کے اندر کوتا ہی ہے.  
کسی کافر فی بیاد دینے کا نام نہیں لیتے  
کسی کی امانت رکھی ہوئی ہے تو اسے  
اپنے تصرف میں لے لیا یا درسردی کی  
چیزوں میں بلا جاگز استعمال کر لیتے ہیں یا  
پھر معاشرت کی خرابیاں ہیں  
یہ خرابیاں اگر اپنے علم کی جماعت میں  
ہیں کہ وہ قرآن دست کے علم کے حامل  
ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ درافت  
نبوت کے حق ادا کرنے والے نہیں ہیں۔

ان خرابیوں کی وجہ  
عام طور پر یہ خرابیاں دنیا کی محبت  
کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

"جب لدنیا راس کی خطيہ  
دنیا کی محبت ہر غلطی کی جڑ ہے۔  
یہ بھی خیال رہے کہ صرف مال کی محبت  
ہی دنیا کی محبت نہیں ہے بلکہ مال کی  
محبت بھی دنیا کی محبت میں شامل ہے  
اور خوبصورت حسین اور عمدہ قسم کے

عائد ہے میں ہی آپ کرتے ہیں تو آپ کمال کا نام درس  
یکلے آپ کو شش کرنا از شملیکے کوشش باز طبق  
پر میں بالکل ہیئت سے اپنے آدمی خواہ ایک کھروپے  
وزانہ تو بھی مال کلنے میں کوئی خرابی اور کوئی  
تباہ نہیں ہے کونکہ آپ کی محبت کو اندھے کے  
حکم کے مقابلے میں غالباً بھی کرتے بلکہ اللہ کے حکم کو  
غالب کھٹھے ہیں اور بالکل دوسرے جو بھی رکھتے ہیں۔

### محترمہ خدیجہ

جانے کی ضرورت محسوس کی اس کے  
لیے میں نے مسلم اور غیر مسلم مصنفین کی کتابیں  
حاصل کیں۔ پتہ چلا کہ انہوں نے کسی  
انسانی ذریعے سے یہودی اور عیسائی  
تاریخ کی تعلیم حاصل نہیں کی تھی وہ پڑھنا  
لکھنا جانتے ہیں نہ تھے اس لیے انہوں  
نے براہ راست بائیل کام طالع بھی نہیں  
کیا تھا اب اگر فرض کیا جائے کہ انہوں  
نے قرآن کی ساری معلومات یہودی اور  
عیسائی علماء سے معلوم کی تھیں تو یہ معلمی  
کے کمزبادی گفتگو کو اتنی شرح وسعتے  
یاد کھا جائے اور چھرا بھیں کتابی صورت  
میں مرتباً بھی کریا جائے فرض کیا اگر یہ  
صورت ممکن بھی ہوتی تو یہ کھیل دوسرے  
لوگوں سے پوشنیدہ نہیں رہ سکتا تھا  
اور چھر خود یہودیوں اور عیسائیوں کے  
لیے قرآن کی مخالفت بالکل بتکی جو کرت  
ستھی دراصل کچھ لوگوں نے اس طرح کے  
ازام عائد کرنے کی کوشش بھی کی مگر یعنی

آپ بھی بتائیں کہ کون سی خلوار نہ موفی پا چاہی۔  
اگر کوئی آدمی ایسا کرتا ہے تو اسے  
بچی خلوار چینے ہے اسے نظر کے تر آپ  
اسے سمجھائیں کہ یہ پسندیدہ طریقہ نہیں ہے اچھا  
اوپر پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ خلوار کو مخنوں کے  
جیسے دیکن مخزوں سے اپر رکھنے میں تو بھی  
ٹھیک ہے بلکہ یہ سادگی کی انتہا ہے  
کی تعلیم بھی یہی ہے۔

یہ اعمق کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سادگی میرزا پاٹھے  
(طاب علیوں کو کم اور دلوں کو زیادہ) کہ وہ  
اپنے پانچے مخزوں سے بچے رکھتے ہیں اور  
کسی سے سامنا ہوتا ہے تو فرڑا ان کا  
ہاتھ پانچھاٹھانے کے لیے خلوار پر  
پہنچتا ہے یہ لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے  
لیکن ادنیٰ درجے کے ایک معمولی آدمی سے  
ہے لہذا آپ اپنی قوانین کا بھی لحاظ کریں  
صحت کا بھی اہتمام کریں اور اس کے ساتھ ساتھ  
خرم محسوس کرتے ہیں۔

### آپ کی شلوار

آپ کوئی گے کہ میں تو وہ خلوار اچھی  
لگتا ہے کہ مخزوں سے بچی ہوئے آپ کہہ سکتے  
ہیں میں تو یہ کہا ہوں کہ آپ اپنا ذہن ایسا  
بنائیں کہ خلوار مخزوں سے اچھی ہو  
وہی آپ کو اچھی لگے آپ اپنا ذہن یہ بنائی  
کہتے ہیں تو وہ چیز اچھی لگے گی جو رسول اللہ  
کی تعلیم کے مطابق ہوگی اور اس کے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہوگی۔

حدیث میں ہے کہ جو آدمی شلوار کو مخنوں  
کے مقابلے میں مال سے محبت کم ہر مال کی محبت  
پر اللہ کا حکم غالب حادی ہو اگر اسے تو  
مال کی محبت میں کوئی خرابی نہیں ہے  
فرماتے ہیں اللہ یہ شخص سے اعراضی کرے گا  
اس سے رحمت اور شفقت کا بر تاؤ نہیں کریگا۔

اگر کچھ پاٹھ میں اسے لذت ایک کو شلوار کا  
ازام عائد کرنے کی کوشش بھی کی مگر یعنی

تو نہیں بزرگی کے ساتھ ہمارے بزرگوں  
سے بچے ہو اور درلوں کی اسچائی میں فرق  
نظر آتا ہے لیکن مخزوں سے درلوں اور پر  
اسے سمجھائیں کہ یہ پسندیدہ طریقہ نہیں ہے اچھا  
اوپر پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ خلوار کو مخزوں کے  
جیسے دیکن مخزوں سے اپر رکھنے میں تو بھی  
ٹھیک ہے بلکہ یہ سادگی کی انتہا ہے  
اور یہ دیس بہتے رکوں کو دیکھتا ہوں  
(طاب علیوں کو کم اور دلوں کو زیادہ) کہ وہ

اپنے پانچھے مخزوں سے بچے رکھتے ہیں اور  
کسی سے سامنا ہوتا ہے تو فرڑا ان کا  
ہاتھ پانچھاٹھانے کے لیے خلوار پر  
پہنچتا ہے یہ لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے  
لیکن ادنیٰ درجے کے ایک معمولی آدمی سے  
ہے لہذا آپ اپنی قوانین کا بھی لحاظ کریں  
صحت کا بھی اہتمام کریں اور اس کے ساتھ ساتھ  
خرم محسوس کرتے ہیں۔

آپ کی شلوار  
سادگی کی رعایت ہو سکتی ہے وہ اس  
طرح کہ آپ اپنی غذا کا اہتمام فرمائیں آپ  
اپنی ضرورتوں کا انتظام فرمائیں تاکہ تو  
بسال رہئے فرانص بحسن و خوبی انجام  
دے سکیں لیکن آپ اس میں تکلفات نہ

کریں ادھر سے آئے تو ایمنہ دیکھ رہے  
ہیں ادھر سے آئے تو ایمنہ دیکھ رہے  
ہیں کبھی نقد و ناقہ کا نہ بھی نہیں دیکھا  
جھیں تین تین چار چار دن بھوکے  
رسنے کی نوبت نہیں آئی۔ ظاہر ہے کہ  
جب اس طرح کی پرتعیش زندگی گز اوری  
جلکتے ترے سے سادہ زندگی نہیں ہے۔

یہ سب لغویات اور فضولیات ہیں  
یہ آپ کے شایان شان نہیں ہے اگر آپ  
محسوس نہ کریں تو آپ کے شایان شان  
تو یہ ہے کہ آپ کی شلوار کا ایک پانچا

ایک اور بات  
یعنی اسی کے ساتھ ہمارے بزرگوں  
نے بہت تاکید سے فرمایا کہ اس  
زمانے میں چونکہ تو یہ بہت مکر در ہو  
گئے ہیں لہذا ایسی سادگی اختیار  
نہ کی جائے کہ آدمی کی طاقت جواب سے  
جاوے خواہ پر دماغی اعتبار سے ہو یا جماں  
اور یہ دیس بہتے رکوں کو دیکھتا ہوں  
اعتبار سے لہذا اگر غذا کا اہتمام کیا  
اور سادگی کے ساتھ ساتھ اپنی صحت بھی خال  
کرنا چاہئے ایسی سادگی بھی کی وجہ سے دماغ اور  
جسم کو زدہ ہو جائے آپ فرانص معنی کو ادا  
نہ کریں ایسی سادگی مناسب اہم جائزیں  
ہاتھ پانچھاٹھانے کے لیے خلوار پر  
پہنچتا ہے یہ لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے  
لیکن ادنیٰ درجے کے ایک معمولی آدمی سے  
ہے لہذا آپ اپنی قوانین کا بھی لحاظ کریں  
صحت کا بھی اہتمام کریں اور اس کے ساتھ ساتھ  
خرم محسوس کرتے ہیں۔

مگر میکر عزیز زادہ اس کے باوجود  
سادگی کی رعایت ہو سکتی ہے وہ اس  
طرح کہ آپ اپنی غذا کا اہتمام فرمائیں آپ  
اپنی ضرورتوں کا انتظام فرمائیں تاکہ تو  
سامنے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے سامنے یہ اہتمام نہیں رکھا۔ دماغ تو  
نفر ناتق تکی نوبت آیا کرتی تھی۔

آج اکثر بہت ان لوگوں کی ہے مخنوں  
نے کبھی نقد و ناقہ کا نہ بھی نہیں دیکھا  
جھیں تین تین چار چار دن بھوکے  
رسنے کی نوبت نہیں آئی۔ ظاہر ہے کہ  
جب اس طرح کی پرتعیش زندگی گز اوری  
جلکتے ترے سے سادہ زندگی نہیں ہے۔

مشکل پیش آئی تو معلوم ہر اک آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند نہیں کرتے  
تھے کہ نرم گدا ہو اور اس پر تحریری بیند  
آئے اور تحریر کے لیے آنکھ نہ کھلے  
بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا اہتمام  
کرتے تھے کہ آنکھ کھلتا کہ تہجی کا  
کارہ کھانا لذیذ ترین ہرنا چلہیے اور  
مفاکھہ نہیں ہے لیکن ہر وقت اسی کی  
نکھر کے کھانا لذیذ ترین ہرنا چلہیے اور  
لباس بہترین ہرنا چاہئے اور اس کے لیے  
غلاظتیار کیا جائے اس کے لیے اہتمام  
کیا جائے تو یہ درست نہیں ہے اور یہ  
سادی بجزیں دیسا کی محبت میں شامل ہیں۔

حضر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی  
کا نقشہ آپ کے سامنے ہے۔ انتہائی  
سادہ انتہائی سادہ جس بستر پر آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت سارہ تھی۔  
ادھر سارے جو تکلفات ہیں وہ سب کے  
سامنے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے سامنے یہ اہتمام نہیں رکھا۔ دماغ تو  
نکھر اسازم اور گداز ہو گیا۔ اس پر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دریافت  
کیا کہ آج میکر بستر پر کیا چیز کھائی  
گئی تھی۔ حضر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی زرجم طہرہ عرض کیا کہ حضرت ادی  
بستر سے جو روزانہ کچھ یا جاتا تھے اس  
اتنا ہے کہ آج اسے دیسا کو دیا گیا۔  
اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اسی لیے آج میں نے محروس کیا کہ  
آخر شب میں بیدار ہونے میں مجھے

بلاس کی محبت بھی دنیا کی محبت میں شامل  
ہے لذتی اور خوش ذائقہ کھانوں کی  
محبت بھی دنیا کی محبت میں شامل ہے۔  
لیکن بلاس اور طعام (کھانے پیٹے)  
کے بارے میں یہ بات ذہن میں راستی چاہئے  
کہ اچھا کھانے اور اچھا ہبھنے میں کوئی  
مفاکھہ نہیں ہے لیکن ہر وقت اسی کی  
نکھر کے کھانا لذیذ ترین ہرنا چلہیے اور  
لباس بہترین ہرنا چاہئے اور اس کے لیے  
غلاظتیار کیا جائے اس کے لیے اہتمام  
کیا جائے تو یہ درست نہیں ہے اور یہ  
سادی بجزیں دیسا کی محبت میں شامل ہیں۔



درستوں کی محبوب چیز ہے انبیاء علیہم السلام  
کی سنت ہے، اس سے معرفت کا ذریعہ  
ہوتا ہے، دعا بقول ہوتی ہے لذق میں  
برکت ہوتی ہے۔

(رفقاں الاعمال ص ۳۱)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہ نام  
بیماریوں کی دوائی، جن میں سب سے  
کم درجہ کی بیماری نکرد غم ہے (ترذی)  
رسد احمد سنن ابن داؤد، سنن ابن ماجہ  
معارف الحدیث)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے  
کہ روزی طلب کو صدقہ کے ذریعے  
سے یعنی سیرات کرد، اس کی برکت سے  
رُشْکَة، حکومت ترمذی

بڑا ایک اور حدیث میں ہے کہ حلال مال  
سے رزق میں برکت عطا کی جاتی ہے  
حضرت عمر بن حصین سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ  
اے ابن آدم تو چار رکعت نفل (نمایز)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
جو کو یعنی خوشی کو ملزد روں کی دل جوئی  
میں تلاش کر دیکھنے کے ملزد روں کی وجہ  
سے تم کو بھی رزق دیا جاتا ہے یا یوں

ذمایا کہ متعاری امداد کی جاتی ہے  
اللہ تعالیٰ اس کی سب ذمدادیوں کی

کنایات فرماتا ہے اور اس کو ایسی جگہ  
سے رزق دیتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں

حضرت ابن معوذ سے روایت ہے  
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

تعالیٰ اس کو دنیا کے والے کر دیتا ہے  
(سیرات السالیمان ص ۱۲۸)

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت  
کو فائدہ کبھی (بزار الاعمال ص ۳۲) ایک

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ہے کہ سورہ واتعہ عنی

یعنی دولت اندی کی سورہ ہے اس کو  
مغرب و عشاء کے درمیان پڑھو اور  
اپنی اولاد کو سکھاو۔

حضرت عطاء ابن ابی رباح سے رست  
ہے کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص  
سورہ یعنی پڑھ شروع دن میں پوری  
کی جائیں گی اس کی تمام حاجتیں۔

(بزار الاعمال ص ۳۲)

رسول اندی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا کہ جو شخصی عاشورہ (۱۰ محرم)  
الحرام کے دن اپنے گھر والوں پر کھلنے  
پہنچنے کی فراخی رکھتے تو سال بھر تک اس  
کی روزی میں برکت رہتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ  
اے ابن آدم تو چار رکعت نفل (نمایز)  
کی زندگی سے فیض اٹھایا۔ حضور اکرم صلی  
اللہ تعالیٰ کے رسول کی زندگی میں بہترین  
محوت ہے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
مبارک میں کئی دلچسپی تکلفی اور درجہ  
نکایت ہے۔ اس لیے ہمیں ہر سوال اور  
مسئلہ کا حل اور اس سے جواب مل سکتا ہے۔  
کفایت کر دیں گا۔ (ترذی)

حضرت شیخ بلحی فرماتے ہیں کہ ہم نے  
پانچ بیزیں تلاش کیں ان کو پانچ جگہ  
پایا۔ روزی کی برکت چاشت کی نماز میں  
ملی، قبر کی روشنی تہجد کی نماز میں ملی۔  
مشکونکر کے سوال کا جواب طلب کیا  
تو اس کو قرأت (تلادت قرآن) میں پایا  
ایک ایک لمحہ گذانے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

## حکیم عابد مجید مدینی

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئی کو ناجاہتے ہیں۔ صحیح کو جہاد میں بھرپور  
شرکت کی، بہت سے صحابہ کرام رہنما ہوئے  
تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا  
ہم والپس سفر نہ کریں تو سب صحابہ کرام نہ  
خاموش رہے اور جواب نہ دیا۔ اس موقع  
پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم فرمایا۔  
صحابہ کرام نہ کیا یہ خاموشی، شوق جادا اور  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے  
ادب کے بیش نظر اسی صورت اختیار کئی  
تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے اختیار  
ہنسی آگئی۔

نبی کو یعنی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام  
کی تربیت کرنے میں مختلف طریقے اور  
اسلوب اپنائے، مندرجہ ذیل داعوں  
بات پر دلالت کرتا ہے کہ صحابہ کے اذناں  
بسم اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفت و سمع  
رحمت یقینی طور پر مجھے جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ الرّحیم علیہ اپنی  
مسند میں حضرت ابوذر گنڈی کی روایت  
گزدہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جہنم سے  
آخری نکلنے والے آدمی اور حنت میں آخری  
داخل ہونے والے شخص کے بارے  
میں، میں جانتا ہوں ایک آدمی کو لایا جائیگا  
اور اللہ تبارک تعالیٰ حکم فرمائیں گے  
کہ اس شخص کے بڑے اور کمیرہ گناہ مٹا  
ڈالوادا اس سے بھوٹے گناہ سے متعلق ہو جو۔

کی مجلس و محفل میں شرک رہے۔ ۶۰۰ مہر  
اللہ علیہ وسلم، اللہ تبارک و تعالیٰ کے محبوب  
بنوت کے اوین شاگرد تھے، حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ تھے۔ اللہ تبارک  
گے وقت میں انہوں نے ہر پہلو میں  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور  
ہر ہر لمحے سے فیض اٹھایا۔ حضور اکرم صلی  
اللہ تعالیٰ کے رسول کی زندگی میں بہترین  
محوت ہے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی زندگی سے کئی دلچسپی تکلفی اور درجہ  
نکایت ہے۔ اس لیے ہمیں ہر سوال اور  
مسئلہ کا حل اور اس سے جواب مل سکتا ہے۔  
چند احتفاظات بیش ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابن عجرہ کی حدیث  
بیان کرتے ہیں جس میں ابن عمر رضی اللہ عنہ  
نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر قسم کی  
تعلیم حاصل کی، وہ ہر میدان میں آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم بلا اس طبقہ بدایت لیتے رہے۔  
انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
یعنی صاحبہ کرام کیا کہ ہم تو فائدہ



مولانا عبد العظیم سود



## بچوں کے حقوق

تعلیمات پڑھ کر ہے جیسی مطالعہ کر کے اسلام فالق کا نسات کا ایک ہر دن ہوش انسان اسلام کی حقانیت اور سمجھی ری کا اندازہ لگاسکتا ہے۔ جس میں ماں کی حقیقی کی عبور بیت اور کامل و فاداری کے رابطے اور والے کے ہر دن حقوق کے حقوق نہایت حقیقت پسند اندامیں وضع فرمائے گئے ہیں پھر ان کے ساتھ اپنی اسرائیل کی ایجاد کے پیش کر رہے ہیں اور باخی انسان کو تنبیہ کرنے پڑے فرمایا کہ: ”چھوٹے بھے اور بھے میں نے اکلتنا پیدا کیا اور لے کر اپنے کثیر مال اور عاضر ہاشمیوں سے نوازا ہے۔“ پسخت، تزیب و تسبیب کے انداز میں تلقین و تاکید فرمائی گئی ہے اس تین حقوق کے سلسلہ میں کسی زیگ زل کو کہیں بھی بیاد نہیں بنا یا گیا ہے بلکہ بخشیت مخلوق الہی ہونے کے کامل طور پر عادلانہ صادرات کو محظوظ کھا گیا ہے۔ نیزہ بدلہ حقوق و فائدہ میں افراد انسانی سک مدد و نہیں رکھا گیا بلکہ اسے ہر زیاروں حقوقی سک و سمع فرمایا گیا ہر ذیل میں بندہ حقیر بچوں کے متعلق قرآن

حليم۔ (الصفت ۱۰۰)

ترجمہ: اے میرے ماں بھئے اور سیری اولاد کو بھی نماز کا پابند بنائے ماں بھی دعا قبول فرمائے۔

حضرت رکریا کی التجسا

قال رب هبلى من الدنك زسته

طيبة انك سميع الدعا

ترجمہ: عرض کیا کے اے میرے مولیٰ و ماں!

مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ دولت عطا فرمائے شک تو ہی دعاوں کا سننے والا ہے۔

بچے کی پرورش اور تربیت

والوالات ي ضعن أولادهن

حولين كاملين (البقر ۲۳۳)

ترجمہ: یعنی مائیں اپنے بچوں کو پورے دوں دو دھپلائیں۔

بعض حالات میں کوئی جزو بصورت

طلاق اگر اگر ہو جاتا ہے اور بچہ

کوئی وارث یا باپ لے جاتا ہے تو اس

سلسلہ میں اس کی پرورش کے تعلق فرمایا کر

ترجمہ: یعنی بصورت جدا ای اگر تم اس

بچہ کو اس کی ماں کا ہی دو دھپلانا چاہو

تو کوئی رج نہیں جب کہ تم اس کے ساتھ

ملے رشدہ مزدوری ادا کر دد۔

نیز فرمایا اس صورت میں زماں کو کوئی

نقشان پہنچایا جائے کہ اس کا بچتے ہی

ترجمہ: اے میرے ماں بھئے اور سیری اولاد کو بھی نماز کا پابند بنائے ماں بھی دعا قبول فرمائے۔

صورت میں اولاد کا تحفظ

صورة الانعام ۲۵۱ میں فرمایا:

ترجمہ: سابق احکام کے علاوہ تم اپنے بچوں کو تنگدستی اور ناداری کی بنا پر قتل نہ کرو ان کا رازق تو میں ہوں اور متحارا بھی۔

ایے ہی بھی اسہ ایل آیت ۳۱

میں بھی یہیضمون ہے

۳۔ عمر توں کو بوقت بیت اسلام

تاکید فرمائی کہ دلایقتن اولادهن

(المتحنة ۱۲)

ترجمہ: یعنی وہ ایسی اولاد کو تسلیم کریں۔

اس میں زمانہ جاہلیت کی رسم زندہ درگرد

کی خلافت بھی ہے اور جاہلیت حافظہ

کا اسقاط حمل بھی شامل ہو گا، یہ سب تمل

ولاد کے ضمن میں آتا ہے۔

ولاد کے حق میں نیک چیزات اور دعا

جدانیاء ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے

ہی رب اجعلنى مقیم الصلوت ومن

ذريته زینا و تقبل دعاء

کافر ہے مگر یہ میری بھی پیاری مخلوق ہے مذاہیری ان پر رحمت و خفت تم سے کہیں بڑھ کر ہے بلکہ متحار سے دلوں میں ان کی محبت و خفت پیدا کرنے والا بھی ہیں بھی ہوں۔

نیک صالح اولاد کا پانے محسن والدین

کے ساتھ کیسا سلوک ہو؟

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے حق میں تاکید فرمادی ہے جب کہ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا، ضعف پر ضعف برداشت کرتے ہوئے اور اس کا دودھ چھپڑا نادوسال میں ہوا مہدا سے ان کو میرا خنگزار بن نیز اپنے ماں باپ کا بھی احسان مند ہوا تو میرے ہی حضور آنہر گایا۔

حضرت علیسی کے اوصاف جیلہ

ترجمہ: یعنی بھئے میرے اللہ نے جملہ دیگر کمالات کے یہ ضعف بھی عطا فرمایا کہ بھئے اپنی والدہ کا فرمانبردار بنایا۔

جدانیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام

فرماتے ہیں زینا اغفر لاردو والدی

وللهم منین يوم يقوم الحساب

(رسویت ابراہیم)

ترجمہ: اے مولا و ماں ہمیں معاف فرمائے۔

اور میرے ماں باپ اور حکام ایل ایمانی

۲۳ جون ۱۹۹۸ء

قریحہ، اور ایمان والے کمینی گے کر بلبے  
نقسان بین رہیں گے وہ لوگ جنہوں نے  
لپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو قیامت  
کے روز خسارے میں ڈال دیا۔ خبردار  
یقیناً ظالموں کے لیے دائمی عذاب  
ہو گا اور ان کا وہاں کوئی بھی حسایتی  
نہ ہو گا جو اللہ کے سوا الہ کی مدد کرے  
اور حقیقت یہ ہے کہ بے اللہ ہی  
بے یار و مددگار چھوڑے اس کے لیے  
کوئی راستہ نہیں۔ لہذا تم اپنے مالک  
حقیقت کے فرائیں مان لو۔ اسے پہنچے  
کہ اللہ کی طرف سے نہ نہیں والا دن  
آج ہے (تیامت) کیونکہ وہ اس تھارا  
بچاؤ نہ ہو گا اور زنگھاری ملٹے  
کوئی انکار کرنے والا ہو گا۔

فارمین کرام! من درجہ بالا آیات میں  
علم و خیریات الہی نے ہم اپنی ازدواج  
والا دکے بارے میں نہایت اہم  
معلومات فراہم کی ہیں۔ لہذا ہم اسی کے  
بارے میں پوری طرح ہوشیار اور پوچک  
رہنا چاہیے کہ اصل لحاظ، اطاعت پسند  
اور مرض اپنے مالک حقیقت کی سقدم رکھیں۔  
کسی عنزیز سے عزیز تعلق دار کے ناز  
و نخے یا ذرا کشوں میں مگن ہو کر رب  
رسیم کی مرضی اور منشا کو نظر انداز نہ کریں  
اور اس ڈگر پر اپنے اہل خانہ کو بھی جلاتے  
کی کوششیں کریں۔ پھر واکد کے حضور

والا دکے بارے میں یہ کے صاف اور  
فیصلہ کن انداز میں صحیح تسلیم اور  
اصلاح و کامیابی کے بہترین اصول و ضوابط  
سے نواز اپنے جن کو اپناؤ کر انسان اپنی دنیا  
کو باغ و بہار بناسکتا ہے۔ ایک پر امن  
از خوشگوار فاندان اور معاش و تکمیل  
کو سکتا ہے اور آخرت میں بھی ہر قسم  
کی خوشی بختنی اور کامیابی سے بہرہ ہو سکتا  
ہے۔ رب رسیم نے خوبی ارتاد فرمایا:  
یَا اِيَّهَا الَّذِينَ أَهْنُوْ قَوْا لِفَسْكَمْ  
وَاهْلِيْكُمْ نَازَ اَرَالِتَحْرِيمْ (۲۶)  
ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو  
اپنے خاندان کو رخدا کی بندگی اور اطاعت  
میں زندگی گزار کر جہنم کی آگ سے بچالو۔

بَا اِيَّهَا الَّذِينَ أَهْنُوْ مِنْوَانَ مِنْ  
أَذْوَاجِكُمْ وَالوَلَادَكُمْ وَالْكُمْ فَاحْذَرُوْمْ  
(التعابون ۱۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! یقیناً ستحاری  
میں ہوں گے جنہوں نے (اللہ کی) بندگی  
اور اطاعت کا راستہ را پنا کر اپنے آپ  
کو اور اپنے خاندان کو قیامت کے روز  
خسارے میں ڈال دیا۔ بخدا جو ابھی دائمی  
خارہ ہے کہ جس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

### اہل ایمان کو زور دار تنبیہ

#### ضریا

ترجمہ: اے ایمان والو! مخفی یہ مال اور  
ادلا دخدا کی یاد (اطاعت و بندگی) سے  
جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو  
غافل نہ کر دیں۔ یاد رکھو جو اس روشن پر  
چل پڑا وہ تربیتے خسارے میں پڑ گیا۔  
ظاہر فرمائی کہ رب کریم نے انسان  
سے ڈرتے رہو۔

بنانے کے لیے تمام اسباب وسائل  
کو بھی بخش دے جس دن یوم حساب  
قائم ہو گا۔

**حضرت نوحؑ دعا کر رہے ہیں**

رب اغفرلہ ولوالدی ولعن دخل  
بیتی مومنا ولعمومین والمومنا  
(سورہ نوح)

ترجمہ: اے مالک حقیقی مجھے اور سیرے  
مال باب کو ساعت فرمائے اور ہر اس  
صاحب ایمان کو جو سیرے گھریں دا فل ہو  
نیز تمام اہل ایمان مردوں اور عورتوں کو  
بھی بخش دے۔

**پھول کا جامداد میں حصہ**

فَرِمَا يَوْصِيكُمُ اللَّهُ فِي الْوَلَادَكَمْ  
لِلذِّكْرِ مِثْلِ حَقَّ الْأَسْبَعِينِ (النَّاءُ)  
ترجمہ: اللہ تعالیٰ یعنی ستحاری والا دکے  
مارے میں تاکید کرتا ہے کہ لڑکے کا  
دراثت میں لڑکی کے مقابلے میں دو ہر  
حصہ ہوگا۔

مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں واضح  
طور پر معلوم ہو گیا کہ خالق کائنات نے  
ادلا دکے مسئلہ کو نہیاً بتا دیتے دی  
ہے ان کی محمدہ پورش و تربیت، ان کی  
جملہ مادی اور رحمانی ضروریات کے تکلف  
کام باب کوتاکیدی حکم فرمایا۔ نیز ان  
کو ایک صاف مذنب اور با خدا انسان

آخوند کی نیکیوں میں تبدیل میں دنیا  
کی کوئی تہذیب کری ارادہ یا پلچر وغیرہ  
مزید فرماتے ہے کہ داعلموا انا ماما اموالکم

کا ذریعہ اور دین اسلام کا نزدیکی باب ہے  
اس پر بہت بیکم بیکم عمل کرنے میں بیل  
میں ہم صدقہ کے مقابل کچھ دنی معلومات  
پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل  
کی توفیق مرحت فرمائیں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنین کی  
تعریف فرماتے ہیں "جو لوگ غوش حالی ہر  
یا تنگی دلوں صور توں ہیں اللہ کی راہ میں  
خچ کے جاتے ہیں" دوسری بجگہ ارشاد  
ہے کہ "جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خچ  
کرتے ہیں ان کی شان اس دلائل کی ہے

جس سے سات باریاں تکلیفیں کہ ہر ہالی میں  
سودا نے ہوں یہ صدقات و ثیرات ایسی  
مالی عبادتیں ہیں جن سے اللہ کی خلق کے  
ان نادار محتاج اور غریب لوگوں کی حلیں  
پور کیا ہوتی ہیں جو اپنی ناداری کی وجہ  
سے مغلی اور فاقہ کی زندگی گز اور ہے  
ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلق کو اپنے  
محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مسلمان

اللہ سے محبت کا دعویٰ کرنے ہیں اس  
بنابر اللہ تعالیٰ نے مال خرچ کرنے کو  
اپنی محبت کا میار قرار دیا تاکہ محبت  
کا دعویٰ کرنے والے اپنے دعویٰ  
میں صحیح نابت ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ  
کلام پاک میں متعدد بجگہ اپنے داشتے  
میں مال خرچ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

تو اور تم لوگ اللہ کے داشتے میں خرچ

# لقاء

## رضاء الہی کا ذریعہ

آج کے دور میں ہر مسلمان بر طلاق ہر  
کے طریقے متعین فرمائے ہیں اسی طرح  
اہمیتی اور مالی اعتبار سے پریشان  
اہمیت کے خپڑے کے موقع بھاگتا ہے ہیں۔  
اگر خدا تعالیٰ نے ایک مسلمان کو مال و  
دولت سے نوازا ہے تو دوسری طرف  
اوپر پریشانی کے مختلف اسباب بیان  
کیے جلتے ہیں۔ سب سے بڑی وجہ  
قراء کا بھی خیال رکھا ہے چنانچہ  
ایروں اور مالداروں پر ذکر، صدقہ نظر  
یہ بیان کی جاتی ہے کہ شریعت نے جو  
تجاری پابندیاں لگا رکھی ہیں وہ ترقی  
کی حاجتیں پوری ہوں اور ان کی پریشانی  
سے مانع ہیں۔ دوسری قویں ان حدود  
اور ہوں اسی طرح ان کے لیے صدقات  
کا حکم دیا اور مختلف طریقے سے اپنے  
ترقی کی منازل طے کر رہے ہیں اور ہمیں  
اس جذبے کے تحت کبھی سود کی حلقت کا  
اور طرح ملک سے اس کے فضائل بیان  
یکے اگر تمام دنیا کے مالداران شرعی  
سلسلہ اٹھایا جاتا ہے، کبھی بھی وغیرہ  
اہکامات کے مطابق اپنا مال خرچ کریں  
تیریں بدب کیا ہے اس سے عام طور  
سے مسلمان غافل ہیں۔

جن طرح شریعت نے حصول دولت

میں مال خرچ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

لہذا جو حقوق و فرائض کا مظاہر اسلام  
نے وضع فرمایا ہے وہ بے شوال اور  
بے نظیر ہے۔ دنیا عالم کو اسے ہی ارزش  
بنانا چاہیئے تاکہ اپنے خود ساختہ  
عقل و انصاف سے خالی ضابطے دنیا پر  
سلط کرتے پھریں۔ کبھی حقوق انسانی کا  
شوہش کبھی حقوق نسوانی کا شور اور کبھی  
چال ملک لیبر کا غل غیاڑہ یہ سب ماجب ہیں  
کہنے کے مطابق بھی نضول ہیں بلکہ یہ تمام  
کافرانہ پروگرام بعض اسلام کی مخالفت  
یہیں پر جلانے کی بھروسہ جو جدید کرنے  
والے ہو جائیں اور آنحضرت میں اپنے  
خداء عزوجل کے حضور پوسے طور پر  
کو چلیئے کہ ان کے ہملاوے میں  
نہ آئیں بلکہ خود اپنے دین کا کامل صنابط  
چیات دنیا کے عالم کے سامنے پیش  
کریں اور ان کو اسے اپنانے کی  
دعوت دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس  
حقیقت کو سمجھنے اور اپنانے کی توفیق  
عنایت فرمائے۔ (آمین)

### بیان: پھول کا گوشہ

بھیر کی طرح معصوم بن جائیں ایک  
تیری غیر موجودگی میں خونخوار بھیریے  
کی طرح ہوں۔ یاد رکھ جو شخص تیرے  
سامنے دوسروں کی برائی کرے گا  
یعنی تیرے پیچھے وہ دوسروں سے  
تیری برائی کرے گا۔

اب فرمائے اس نورانی اور کامل ترین  
تبلیمات کے مقابلہ میں انسان کے پاس  
کسی بھی کرنے کے بعد رے میں اس جیسا  
کوئی ضابطہ موجود ہے؟ ہرگز نہیں۔

سرخود ہونے کی امید کی جا سکتی ہے  
چنانچہ رب رسیم نے سورہ طہ میں فرمایا:  
ترجمہ: "پسہ اہل کو نماز کا حکم یکجہے  
اور خود بھی اس پر قائم رہے یہم آپ  
سے رزق کا سوال نہیں کرتے رزق تو  
ہم دینے والے ہیں اور یاد رکھے عدو  
انجام صرف خدا خنی اور لقریبی شعاری  
ہی میں محصر ہے؟"  
حضرت ذیع اللہ علیہ السلام اسی  
روشن پر قائم تھے۔

ترجمہ: اور اس کتاب برحی رقرآن مجید  
میں اساعلیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ذمہ  
بلاشہ رہ پچھے دعے والے اور رسول  
ذمہ تھے اپنے اہل کو نماز اور رکوع کی  
باندھی کی تلقین فرمایا کرتے تھے اور وہ  
اپنے پردگار کی خانب میں بڑے  
پسندیدہ تھے۔

سندر بہر بالاتمام تفصیل سے معلوم ہوا  
کہ اولاد و اتفاقی عطیہ نہ ادا دنی ہے بڑے  
بڑے مالجین ابیمار، اولیاء نے اس  
بلکہ اپنی عبدیت اور اطاعت کے بعد  
اپنی کامبر رکھا۔ والدین کی دل آزاری  
اور دل شکنی کی کسی بھی صورت میں اجازت  
نہیں دی۔

اب فرمائے اس نورانی اور کامل ترین  
تبلیمات کے مقابلہ میں انسان کے پاس  
کسی بھی کرنے کے بعد رے میں اس جیسا  
کوئی ضابطہ موجود ہے؟ ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ انسان کے دل میں خود

یہ جدید محبت ددیعت فرمایا ہے اور پھر

ان کے ساتھ عدو سے عدوہ سلوک کرنے

کیا کرو؟

ربقوع ۲۲)

نے ایمان والوں کو خرچ کرو ان چیزوں  
میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں ربقوع ۲۳)

بڑے گوں اپنا مال اللہ کے راستے میں  
خرچ کرنے میں پھر تو انسان جلتے ہیں

اور تاس کو اذیت پہنچاتے میں (جس کو  
مال دیا) تو ان کے لیے ان کے رب کے

پاس اس کا ذرا بھی رہے ربقوع ۲۴)

صدقات کو اگر تم علایہ دوتبھی اچھی  
بات ہے اور اگر پہنچے فیر دل کو دے

دو، تو یہ بخوارے لیے زیادہ بہتر ہے  
 حتی تعالیٰ اشارة سود کو ملتے ہیں اور

صدقات کو بڑھاتے ہیں۔

سرہ آں عزیز رکوع ۱۔ میں ارشاد  
خداوند حکم کے لئے مسلمانوں اتم (کامل)

نیکی حاصل نہ کر سکرے جیاں تک کراس  
بیرونی خرچ نہ کر جو تم کو خوب بھوپ ہو۔

آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ دوڑو  
اس جنت کی طرف جو ایسے متفق لوگوں کے

یہ ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اتفاق فی سیل اللہ کے متلق قرآن پاک  
میں اتنا کیا ہات آئی ہیں کہ ان سبکے احاطہ  
ان اور اوقیان میں ممکن نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی  
تو لا ا عمل اس کی تغییب دیے اور اس

کا اس تقدیر اتمام کیا ہے کہ ایسا گھٹا تھا  
کہ صدقہ فرمائے جیاں تک زمان مبارک

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بن دیے ہی  
چلے جلتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس  
جو اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ ایں باخکو  
معلوم نہ ہو کر داہنے ہاتھ نے کیا دیا۔  
ہوتا تھا کہ سادون کی جھٹری ہے کہ جب  
صدقہ نافذ کے بہت سے فوائد احادیث  
میں آئے ہیں جو حضرت شیعہ الحدیث  
مولانا محمد زکریا محدث اندکار میں  
حاصل کرنا ہے اس میں یہ بھی یا مکمل شامل  
ہے۔

بیان میں جمع کر دیا ہے کہ جو  
فضائل صدقات میں جمع کر دیا ہے کہ  
بیان میں جمع کر دیا ہے کہ جو

صدقہ و نیت میں دالے مسلمانوں  
میں تین طرح کے لوگ ہیں ایک تو وہ

جنہوں نے وہ کچھ بھی پایا اس خدا کی رہ  
میں دے دیا اور اندلے محبت کرنے کا

دعویٰ پس کر دکھایا دوسرا وہ لوگ  
جو سارا مال ایک دم را خدا میں خرچ

ہمیں کرتے بلکہ محتاج لوگوں کی حاجتیں  
ظلمہ ہونے کے منتظر ہتھے ہیں اور جب

کوئی نادار ضرورت مدد مل جاتا ہے  
بے دریغ اس پر مال خرچ کر دیتے ہیں

ان کی نیت اپنے مال کو راہ خدا میں خرچ  
کرنے کی ہوتی ہے مگر موقع عمل کا استفاضہ

رہتا ہے تیرے درجہ میں وہ نکر دو  
مسلمان ہوتے ہیں کر ان پر جز کوہہ و جب

ہے اسے ادا کرنے میں تو کمی نہیں کرتے  
اسی مقدار واجب پر اکتفا کرتے ہیں حالانکہ

نفل صدقات کے فوائد اور ہمیں جو صرف  
ذکاء میں پائیں بالتوں کا خیال رکھنا پڑتے

واجب صدقات سے حاصل نہیں ہوتے  
تیامت کے دن سات آدمیوں کو اللہ

1۔ جو کچھ بھی دیں چھپا کر دیں اس لیے

ترمذی ونسائی خطابات حکام ۲۱۰  
حضرت عائشہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
عورتوں نے کلچ کرو وہ بخوارے یہے  
مال لائیں گی (یعنی اس کے آنے سے اللہ  
تعالیٰ مال میں برکت ہے گا) (جمیعت لانا  
مراد نہیں) (رجواۃ المسین ۲۶۹)  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق  
میں وسعت کی جائے اور اس کے نشانات  
قدم ایسے ہے مراد رازی عمر میں

## جمیعی میں

دل کی سحر ایوں میں اُتر جانتے دلا  
سمحاس کی قدر میں ایک پہنام



## طہور اسٹوڈیوں

نائگارڈ جاکشن بلاسیں روڈ بھیوی  
فون: ۰۳۸۲۷۳۱۸ / ۰۳۹۱۳۱۸

افلاطون، ننان خطایں  
ڈلائی فوٹ برفی، الجبری  
اخوٹ برفی، ملائی برفی  
ملائی میٹھو، پائیں ایں جلوہ  
دو بھی جلوہ، بادامی جلوہ  
گلاب جامن نیز قسم قسم  
لدو اور عنان تم کی محبیبی

جهان کی مٹھائیاں ہر دل عنزتیں

لائک درہم سے بڑھا ہو اے۔  
5۔ صدقہ فیرہ سستی کو تلاش کرے دیں  
اپنے غریب رشتہ داروں پر خرچ کرنے  
میں ثواب زیاد ہے اس لیے سب سے  
پہلے انھیں دیں یا کسی پر بیز کار عالم کو پیش  
کریں تاکہ وہ اس کو اللہ کی عبادت تقویٰ  
اور خدمت دین میں خرچ کویں یا کسی ایسے  
نیک سلامان کو دیں جو عیادہ مدار ہو۔ حضور پاک  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ  
”پر مزگاروں کو کھانا کھلایا کرو“  
صدقات کا عند اللہ مقبویت اور صدقہ  
کرنے والے کے حق میں افادیت خلاص  
لے کر ہم کو اللہ کے حق سے سبکدوش  
و للہیت پر موقوف ہے فدا نخواستہ صدقہ  
کرنے والے کی نیت صاف نہیں تو اس کا  
علیٰ نیکی کر دیا میں ڈال۔ کام سعداق ہوگا  
و فقہا اللہ لاما یحبه ویرضاہ

**بیان میں خرچ مقدر**

پل صراط کا سہولت سے پار ہونا روزہ  
اور صدقہ میں پایا اور عرض کا سایہ  
خلوت میں پایا۔ (رزہتہ المجالس)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
رج اور عمرہ کر لاؤ کر و کیونکہ وہ دنوں  
نیک نیت سے دیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درہم ایک  
در کرنے میں جس کا سمجھی لو ہے، چاند کی  
لائک درہم سے طرد جاتا ہے؛ اس کا  
طلب یہے کہ خوشی کے ساتھ افسد  
کہ راہ میں ایک درہم دینا ناگواری کے  
سو اپکھو نہیں۔

پس سرہ کے سایہ میں جگدے ہے کہ  
میں ایک صدقہ دنیرات کرنے والا ہے  
بیخ دندھ تھا کہ عفہ کو بمحابا  
بے اصل میں صدقہ کا مقصد بخیل کو دور  
کرنا ہے اگر طاہر کے صدقہ دیں گے  
تو اس میں دکھادے کا خدا ہے جو  
نیکوں کے لیے خطرناک ہے اس لیے  
چھپا کر دینے کے سبب ریا۔ سے نجات  
میں جاتے گی۔

۲۔ جس کو صدقہ یا نیرات دیں اس پر  
ہم بیان نقل کرتے ہیں۔ حديث شریف  
احسان نہ جتنا میں بلکہ اس کو اپنا محسن  
سمیحیں کر دیں نہ سمارے صدقہ کا مال  
لے کر ہم کو اللہ کے حق سے سبکدوش  
کر دیا۔ اور سمارے مرضی بخل کا طبیب بن گیا۔

۳۔ عذر اور پاکیزہ مال صدقہ کی کیونکہ  
جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ میں اچھا  
کھاؤں اچھا پہنؤں تو یہ اے کیوں کو  
پسند ہو گا کہ اللہ کی راہ میں گھٹیا اور  
ردی مال خرچ کرنے کو اللہ کی راہ میں مال  
خرچ کرنا تو اللہ سے محبت کرنے کا سیمار  
ہے اسی سے معلوم ہو گا کہ اللہ سے کس  
درجہ محبت ہے۔

۴۔ جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں دیں  
نیک نیت سے دیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درہم ایک  
در کرنے میں جس کا سمجھی لو ہے، چاند کی  
لائک درہم سے طرد جاتا ہے؛ اس کا  
طلب یہے کہ خوشی کے ساتھ افسد  
کہ راہ میں ایک درہم دینا ناگواری کے  
سو اپکھو نہیں۔

# حدیجہ فروی

دُوب جاتی کرایک پورا انسان روٹی میں  
کیسے سما سکتا ہے اور پھر حضرت مسیح  
بیک وقت مختلف مقامات پر مختلف  
روٹیوں میں کیسے حلول کر سکتے ہیں جبکہ  
دنیا میں لاکھوں پرچ ہیں اور سہ پرچ ہیں میں  
بہت سی روپیاں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ  
بات بڑی بے حرث اور مضحكہ خیز لگتی ہے اشان  
اپنے گوشت اور خون سمیت ایک رائی  
کی صورت اختیار کر جائے۔ ذہن جس

دوسری بات پر خاصا پریشان ہوتا ہے حضرت  
عیسیٰ کا مصلوب ہونا ہے کہا جاتا ہے  
کہ حضرت عیسیٰ کی قربانی کا داقعہ بار بار پیش  
آتا ہے اس کے علاوہ بھی کئی سوالات  
تحقہ جو ہم میں پیدا ہوئے تاہم میں نے  
اپنے آپ کو مجبوری کے رکھا کہ پرچ کے  
عقائد بلا خلک و شبه صحیح درست ہیں  
مگر عقل سے مادر ہیں ایسے حالات  
کیس قدری غلاف کیوں نہ ہو، چنانچہ جب  
کبھی میری عقل کی بات پر معرفی ہوتی  
تو میں اپنے آپ کو سمجھاتی کرتی تو دراصل  
میری عقل میں ہے اور پرچ عقل سے  
بالا ہے مثال کے طور پر یہ عقیدہ کہ پرچ  
میں جو روٹی بھی پادری صاحبان کھاتے  
اور اسے خدا کی پشت پناہی حاصل ہے  
اس کی وجہ سے میری عقل کے وجود میں  
بدل جاتی ہے دوسرے لفظوں میں یا اپنی  
پریشانی کی کوئی پرواہ نہیں اور پسند  
پر فائم رہی۔

لیکن کچھ عرصے کے بعد مجھے شدت سے

گئی تھی خل صرف ایک ہی نجاد میں جلد از  
بلد صداقت کو پالوں اور یکسوئی حاصل  
کروں۔ اس کے لیے میں نے قرآن کی  
طرف رجوع کرنے کا فیصلہ کر لیا زینتے  
غدا سے صراط مستقیم کی دعا کی۔ پھر فرض  
کر دیا کہ میں دور کے کسی سیارے  
کی مخلوق ہوں۔ عیسائیت کے بارے  
میں کچھ بانٹی ہوں نہ اسلام کے بارے  
میں ذہن میں جتنے تعصبات تھے وہ  
جھٹک دیے اور راہ حق کو پانے کے  
لیے قرآن کے مطلعے میں مخوب گئی۔  
میں نے قرآن کی صورت میں بلاشبہ  
ایک متبادل تو پالیا مگر دین مختلف  
سوالوں سے بھر گیا کیا واقعی یہ خدا کی  
طرف سے واقع ہے یا محمد صلی اللہ علیہ و آہ  
 وسلم نے کسی ذریعے سے باسل کی  
تخاریخی کہانیوں کو سننا اور خدا کے حوالے  
سے اپنے الفاظ میں بیان کر دیا؟ محمد  
صلی اللہ علیہ و آہ وسلم پر کوئی بدروج  
تو سوار نہیں تھی (خداء مجھے معاف کرے)  
چونکہ وہ بے حد ہیں انسان تھا اس لیے  
کیا شیطان نے تو اخیں آلم کار نہیں  
بنالیا تھا (العیاذ باللہ)

ان بھروسہ سوالات کے جواب کے  
لیے میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آہ وسلم  
کی زندگی اور کردار کے بارے میں  
(باقي صفحہ ۱۷۵ پر)

متباول بھی تھا اور اپل کی تعلیمات پر بنی  
تھا اور حس میں پرچ آت انگلینڈ کا ساہبہا  
بھی نہیں تھا وہ صرف یوسع کو بنجات وہندہ  
سمجھتے تھے اگرچہ میں ان کے عقیدے  
کی سادگی سے بہت متاثر ہوئی مگر میں اس  
امر سے اتفاق نہ کر سکی کہ بعض عقیدہ ہی  
بنجات کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ بہر حال کی  
طریقے شکوک کے باوجود میں دومن کی تھوک  
عقیدے پر بھول کو بتارہ تھا کہ ایک  
شخص اگرچہ سخت بدخت اور گناہگار  
تھا لیکن صرف ایک نیکنے اسے جنم سے  
بچا لیا تھا اور وہ یہ مذکورہ آدمی مریم کی  
تأمیل ہے اور اب تک عرب ملکوں میں یہ  
یو جا بڑی باتا عذرگی سے کرتا تھا۔ میں سوچتی  
ہو گئی کہ اب خیل تو حضرت عیسیٰ کو بنجات  
کی صورت میں عورت پر ظلم ڈھانے جلتے  
دہنہ دہنہ قرار دیتی ہے مگر پادری صاحب  
یہ عز از مریم کو بخشنا رہے ہیں آخوندوں  
باتوں میں مطابقت کیا ہے؟

ان ساری ذہنی مشکلات کے باوجود  
بچوں کے بارے میں بھی پرها تھا جی  
میں مسلمانوں کو پر لے در بھ کے سفاک  
اور بے رحم بتایا گیا تھا۔

ان سارے تعصبات کے باوجود  
گوگلوکی سی ریسی ملاقات پر دشمن  
حاصل کرنے کا رادا ہ کر لیا۔ کی تھوک اور  
عقائد کے بچوں کے سے ہوئی جس کی نہیں  
پر دشمن عقائد کے درمیان قلب ذہن  
کے بارے میں گر بھوشی اور حلوں کی تھوک  
لوگوں سے کم نہ تھا انھوں نے مجھے  
ایسا راستہ بتایا جو کی تھوک عقائد کا ہو  
کر کے دکھ دیا تھا اور میں بیمار رہنے

احساس ہوا کہ دومن کی تھوک کی دابتگی  
آن انگلستان کی زیر گرانی ہوئی مگر موش  
نبھالا تو سیراہ میں اس سے بالکل مطلقاً  
کہ جوچ اور پرچ آت انگلینڈ کی تعلیمات  
نہ ہوا مجھے پرچ کی تعلیمات پر قسم کے  
سقماں سے مبہری ہیں اور ان پر اقراض کفر  
کے مترادف ہے خواہ وہ عقلی تعالیٰ کے  
کس قدری غلاف کیوں نہ ہو، چنانچہ جب  
کبھی میری عقل کی بات پر معرفی ہوتی  
تو میں اپنے آپ کو سمجھاتی کرتی تو دراصل  
میری عقل میں ہے اور پرچ عقل سے  
کو مختلف شکوں کے بارے میں سوچنے  
کی فرست ہی نہ ملے اس میں بغاوت  
کے کثیرے کلبلائسکیں۔ یہ الگ بات ہے  
کہ میں اپنے آپ کو رائی العقیدہ کی تھوک  
ہمیں سمجھتی تھی اور اس پر سخت پریشان  
تھی۔ — مگر اپنے آپ کو مصنوعی  
کا احساس نہیں ہوتا میں اکثر حیرت میں

میں احمد بخاری

## عورت اسلام اور سعادت

کو رہا اس کی اصلاح و تادیب کرنے  
 والا یہ تفسیر ابن کثیر ص ۲۰۵ حج ۱)

لیکن جس طرح مختلف چیزوں پر موقوف ہے  
کی مختلف قارئین پر ہے کہ کیا حاکم و حکوم  
لیکن بعض چیزوں ان میں زیادہ اہم ہوتی  
تابع و تبعیع، سردار اور اس کے زیر سایہ  
ہے جن کا درج تلب و جگہ کاسا ہوتا ہے  
اُسی طرح اگر ٹھوڑی کیا جائے تو دو چیزیں  
کہنے کا کہ ان میں فرق ہے اور بہت بڑا  
فرق ہے ماں البتہ عقل و فرد میں نا بلد  
مجون دیوانہ اگر یہ کہے کہ ان میں کوئی  
فرق نہیں بلکہ برابر ہیں تو کوئی تعجب نہیں،  
ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان میں سے  
کیونکہ اس کی حالت کا تقاضا ہی ہے  
کہ وہ دن کو رات اور رات کو دن کہے۔  
کی تحریر و ترقی ہوتی ہے دوسری سے اس  
کی تفسیر و توضیح بھی ملاحظہ ہے، ارشاد  
رہی ہے گویا یہ دونوں چیزوں پر اپنی اصل  
باری تعالیٰ ہے:

ترجیح: اور عورتوں کا بھی حق ہے مردوں  
کے اعتبار سے اس عالم کی ترقی اور  
اس کی رونق کا ذریعہ ہے۔ اگر ان دونوں  
پر جس طرح کہ مردوں کا حق ہے ان عورتوں  
پر شرعی ضابطہ کے مطابق راتی بات  
ضد ہے کہ مردوں کا درجہ عورتوں

پر کھا جائے جس طرح شریعت نے بتایا  
ہے تو ایک پر سکون زندگی اور صلح معاشرہ

وجود میں آئے گا اور ان کے زیادتے  
زیادہ فوائد و ثمرات ظاہر ہوں گے۔ یہ

یہ آیت کو یہ مردوں اور عورتوں و  
راجات اور ان کے زائل منصب اور

بیان درجات میں ایک شرعی ضابطہ کی  
تصویر کا درجہ ملاحظہ کیا جائے تو

چیخت رکھتی ہے اسی میں خور و فکر سے  
دونوں کے حقوق اور مقام کا صحیح تعین

ہو جاتا ہے۔

دنیادار الاباب ہے اور دنیا کے  
کاسب بھی ہے جہاں کہیں ان کو ان کے

آگیا حقوق انسانی کی تحریکیدار عالمی  
تدبیر ایمنی اور نیشنل کے پیش میں  
کادمی اور علمی اور اسے معاشرے  
کے پروردگار اس کی صلاحیت واستعداد  
سر مطابق حقوق و زالفن تقیم کیے ہیں  
جنما پر عورت کو بھی اس نے جو مقام و  
فعاشی اور جنسی اناکار کی جیسی علاقوں کے  
مزہب اسلام ایک عادلانہ نظام  
تدبیر ایمنی اور نیشنل کے پیش میں  
کادمی اور علمی اور اسے معاشرے  
کے پروردگار اس کی صلاحیت واستعداد  
سر مطابق حقوق و زالفن تقیم کیے ہیں  
زنگین و دل فریب مائن کی تہہ میں عیاشی،  
فناشی اور جنسی اناکار کی جیسی علاقوں کے  
مزہب اسلام ایک عادلانہ نظام  
لیکن آج بیسویں صدی کی نامہ اور ترقی یافتہ  
دنیا اس نظام کو فر سودہ خیال قرار دیتی  
ہے تمام اسلام دشمن صیہونی طاقتوں  
نے بے چاری عورت کو آزادی اور  
مردوں کی بجا ایسا ساخت رنگ و روپ  
چال ڈھال، نشست و بُغاست تقریباً  
سب بدرجہ ایسا علی ہذا اندر رونی صاحبوں  
سے "حقوق نسوان کی حفاظت" کے نام  
پر تنظیمیں قائم ہو رہی ہیں طالبان نے  
نیز دونوں کا سپخ، تخلیق و مقعد تخلیق  
بھی مختلف ہیں مرد کی صلاحیت اور ہے  
نیز دونوں کا سپخ، تخلیق و مقعد تخلیق  
بھی الگ الگ ہے غرضیکہ مرد و عورت  
کی توہین پر کافی اور سر عام اس  
کے ظاہر و باطن میں اتنے کثیر اور واضح  
تفاوتوں موجود ہیں کہ اس کا پوششی  
مودعوت کا سر از اس کا بڑا اس کا

کور باطن اور کو رہنمی کر سکتا ہے  
اس حقیقت واقعہ اور امر شاہد کے  
بعد مساوات کے علمبرادروں کے قول کی  
حقیقت واضح ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی  
ان کی تشفی کے لیے نصوص شرعیہ کو بھی  
دیکھتے چلیں کہ آیا واقعی شریعت اسلامیہ  
نے دونوں کو ایک ہی درجہ میں رکھا ہے  
یا ان میں فرق مراتب ہے؟ دونوں متبوع  
یا دونوں تابع یا ان میں سے ایک متبوع  
اور دوسراتابع ہے۔

قرآن و حدیث کے مطابعہ کے بعد  
یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کے مراتب  
والحفیظ! جب کہ آزادی نسوان کے اس  
دوسرے کا درجہ متبوع ہے ارشاد  
قد اوندی ہے الرجال قواموں

.... الخ (سودہ الشاعر ۲۳)

قوام یہ عربی کا لفظ ہے قوام، قیام  
قیام عربی زبان میں اس شفیعی کو کہتے  
ہیں جو کسی کام یا نظم کا ذریعہ ہے مردوں  
و عورتوں کا لفظ ہے، اسی میں اک اصل  
پر کھا جائے جس طرح شریعت نے بتایا  
پر کچھ بڑھا ہوا ہے،" رقبہ ۲۲۸

یہ آیت کو یہ مردوں اور عورتوں و  
راجات اور ان کے زائل منصب اور  
بیان درجات میں ایک شرعی ضابطہ کی  
تصویر کا درجہ ملاحظہ کیا جائے تو  
یہی دونوں چیزوں میں مفاد و خوبی  
فتہ و غارت گری اور طرح طرح کی برائیوں  
اور ان کے نک خواروں میں جیسے زلزلہ

اصلی مقام سے تباہ گیا تو انسانی زندگیوں  
کی اہمیتی بونی کھیتیاں برقرار رہیں اور  
اکارت ہو جاتی ہیں  
تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے دولت کے  
حصول کے طریقے اور خرچ کے موافق  
ستین فرمائے ہیں اسی طرح اس آیت کیہے  
کے اندر عورتوں کے حقوق اور ان کا صحیح  
مرتبہ بیان فرمایا ہے تاکہ انسانی زندگی کے  
یہ دونوں اہم پرنسپزے اپنے اپنے مقام  
پر اپنے کام صحیح دھنگ سے انجام دیتے  
رہیں۔

آیت کیہے میں یہ بیان فرمایا گیا کہ جس طرح  
مردوں کے بہت سے حقوق عورتوں پر  
لازم و ضروری ہیں جن کا داکنا عورت پر  
واجب ہے اسی طرح عورتوں کے بھی کچھ  
حقوق مردوں پر لازم ہیں اور ان کا داکنا  
مرد پر لازم ہے۔ عدم ادا بھی کی حکومت  
یہ وہ مجرم اور تریادی کرنے والا ہو گا۔ اس  
یہ اس آیت کے آخر میں فرمایا گیا کہ  
اللہ تعالیٰ زبردست حاکم اور حکیم ہیں:  
آیت کیہے کے ذکر و بیان سے کوئی  
کچھ فہم دکم فہم یہ تبیح افذک سکا تھا کہ پھر  
تومردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں  
روہ گی بلکہ دونوں برابر اور مساوی ہو گے  
لیکن اللہ رب العزت نے اسے الگ  
حملہ والرجال علیہن درجہ کے  
ذریعہ اس کی بڑی بھی کاٹ دی اور فرمادیا

A photograph of a traditional Islamic architectural detail featuring a brick wall with a decorative arched opening containing Arabic calligraphy. A green and gold patterned fabric strip hangs diagonally across the top left.

معاملات میں سب سے پہلے دہمہ ایوں  
کا مجکردا پیش ہو گا اور یاد رکھو کہ اگر  
ہمسایہ تھارے بارے میں اچھی رائے  
رکھتا ہے تو سمجھو تم اچھے ہو اگر بری  
راکے رکھتا ہے تو سمجھو تمھارا عمل  
درست نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مزید فرمایا ہمسایہ کی طرفے  
اکے ہوتے مدد قریب یا ہدیر کو حقیر  
نہ سمجھو خواہ بکری کی سری چی کیوں نہ  
ہو اور وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر لے  
اور اس کا ہمسایہ سمجھو کا سوریا ہو اور ہمسایہ  
کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے  
پسند کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمام  
مسلمانوں کو ہمسایوں کے ساتھ چھا  
سلک کرنے کی توفیق عطا فرمائے (دائم)

لیکیہ: اپنی بھنوں سے

آج ہر ایک اسی غافلہ کا شریک  
ہے جو آرہا ہے وہیں جا رہا ہے دل کے  
اندر پہنچنے کی کوشش نہیں، دنیا کی  
چرل جب تک اپنی بگہ پر نہ آئے سدھار  
نا ممکن ہے گھر میں اندر ہیرا ہے تو روشنی  
باہر سے لانا پڑے گی اور گھر میں کھوئی  
ہوئی پوچھی اور سن کی سنی ہوئی دولت  
کو دہیں تلاش کرنا پڑے گا اگر ایسا  
نہ کیا گیا تو زندگی ختم ہو جائے گی اور  
اس سراغ نہ ملے گا۔ (۱۔ ع۔ ۶)

قریب اور ساتھ ساتھ رہے ہے  
ولے لوگ ہمسایہ کہلاتے ہیں  
اسلام میں تعلق اور قرب کا بڑا الحافظ ہے  
جنماز یادہ قریب ہو گا اتنا ہی حق  
زیادہ ہرگا چنانچہ ہمایہ بھی جنماقرب  
ہرگا اتنا ہی زیادہ اس کا حق ہرگا۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے استفسار پر فرمایا  
کہ ایک تحفہ ہو تو سب سے قریب ہمایہ  
کو بھیجو خواہ دور والہ ہمایہ سے  
زیادہ دلی لگاؤ ہو۔ اس فرمانے  
ہمایہ کے قرب کی اہمیت واضح ہو جاتی  
ہے حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں ہمیشہ  
کی بڑی قدر و منزالت ہے کیونکہ ایک  
تو انہی فرض ہے کہ ہر قریب رہنے  
والے کا جمال رکھا جائے درستے  
دکھ سکھ کے وقت سب سے پہلے  
کام آنے والا ہمایہ ہی ہوتا ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھے سمجھے  
ہمایہ کا حق ادا کرتے رہنے کی ہر ایت  
کرتے ہتھی کر میں نے جمال کیا کہ شاید

تھا بلکہ لڑکی کی ولادت ننگ و عار  
اسے زندہ در گور کر دینا عزت و شر ا  
تھی بعضوں کا جیال یہ تھا کہ عورت  
اگر کوئی قتل کر دے تو نہ اسر  
قصاص ہے اور نہ خون بھا۔ شوہر کی  
بیوی کی موت ہوتی تھی کیونکہ شوہر  
نعش کے ساتھ لے جی جلا کر ختم ک  
جاتا تھا۔

علی پڑا عبادت میں بھی اس کا ک  
 حتی نہ تھا نہ وہ عبادت کے قابل تھی  
 نہ دین و نہ ہب میں اس کا کوئی حصہ  
 ان کے خیالات میں جنت کے صرف مرد تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وس  
ولادت با سعادت کے بعد بعثت  
قبل ۸۶ھ میں فرانس نے عورت  
احسان عظیم کیا کہ اس کے بہت  
انحرافات کے بعد یہ قرارداد پا  
کر عورت ہے تو ان مگر اس کی  
صرف مرد کی خادمی کی حیثیت  
ہوئی ہے وہ مرتے دم تک مرد کا خ  
ہے اور اس۔

بقيه: مختار ما خدا يجه  
کوري ثبوت نه ہونے کي وجہ سے یہ ان  
دم توڑ بیٹھے۔

بہر حال سکل اطمینان ہونے پر میں  
اسلام قبول کر لیا اور اس پر خدا کا شے  
ادا کرنی مول

کرم دل کا درجہ عورتوں سے بڑھا ہوا  
ہے اور اللہ نے ان کو عورتوں پر فضیلت  
دی ہے۔

تقریباً یہی مضمون سورہ نسا کی اس  
آیت کے اندر مذکور ہے جو اپنے گز رچکی  
ہے بلکہ اس میں مزید رجہ فضیلت کو بھی بیان  
کر دیا۔ مرتبہ فضیلت تو یہ کہ ان عورتوں کی  
سیادت و نگرانی عطا فرمائیں کہ حاکم مقرر  
زماد یا اور وحہ فضیلت یہ کہ مرد دل کے عورتوں  
پر اپنے اموال خرچ کیے۔ بہر حال یہ  
ذہب اسلام ہے جس نے دونوں کے  
حقوق بارہی کو بیان فرمائیں کہ ان کی ادائیگی  
کا حکم فرمائے۔

اسلام کے اس حکمت و مصلحت سے  
بھر لیج ر عادلانہ نظام کو سمجھنے کے لیے  
آپ کو ماضی کی علاف لوٹنا پڑے گا۔ اگر  
آپ دیکھیں کر دین اسلام اور رسول  
برحی نداہ ابی راجی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی آمد سے قبل انسانی معاشرہ میں عورت  
کا کیا نقام و مرتبہ تھا اور شریعت اسلام  
نے اس کو کیا نقام دیا ہے تسمیہ جا کر  
اسلام کی عظمت و برتری سمجھ میں  
آئے گی۔  
چنانچہ جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے  
ہیں اور اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت

اور انسانی معاشرہ کو دیکھتے ہیں تو صاف  
عام طور پر باپ کے لیے راہ کی کامی  
اور واسع طور پر یہ بات سامنے آتی ہے  
 بلکہ زندگی درگور کر دینا جائز سمجھا جاتا ہے

# حَتْلُ عَادِ اهْمَدْ اوْرَهُ شُرُّ دَنْخ

صرف دس گندڈ سریاں

اچھی نہیں مگتی تھی، لیکن جب سے میں نے  
ٹھہریے! کھانے کے بعد دس دس  
یہ عمل شروع کیا ہے دہ دن اور آج کا دن مرنی  
میں اس کو اپنا معمول بنالینا داداں سے جھکلا  
کا ذریعہ ہے، فوجاں میں جھگڑا اور مثانے کی  
گری کے اثرات اور امراء سے بچاؤ کا  
بہترین نسخہ ہے، ایسے لوگ جو مستقل منہج کے  
ذائقہ کی خرابی اور خاص طور پر کڑاں بن کر تھے  
کرتے ہیں ان کے لیے اس کا استعمال تجربات  
سے کیوں منع کیا، میں نے عزیز کیا۔ اپنے  
تجربات اور مثابرات کا بنیاد پر، اسی وقت  
ہم بے عمل کے درسے گزر رہے ہیں۔ کیونکہ  
سر کھانا کھانے کے بعد کھانے والا غیر  
منحر کرتا ہے یعنی غذا کو ہضم کرنے کے  
لیے حریک کی ضرورت ہوتی ہے اور  
مشیری دنیا میں ایسا ناممکن ہے۔ اس کی وجہ  
پر اکنے یعنی غذا کے ہضم کرنے کے  
ضرور جوستا ہوں، اس عمل سے قبل میں اسر  
کا مریض تھا، میں پریشانیاں مجھے ہر دقت  
ہیں، لیکن تجربات میں کھانے کے بعد گندڈ  
سے گزر رہی جاتی ہے۔ لیکن اگر اسی زندگی کو  
اسوں صحبت کے مطابق گزاریں تو یہی زندگی  
کا عمل سب سے زیادہ مفید تر پایا جائے ایسے لوگ  
جیسے رکھتی تھیں، کبھی سکون نہیں آتا تھا  
غذا کھانے کے بعد منہ کو آتی تھی، کوئی اچیز  
بودل کے امراء نے کمز فرگی کا صحیح لطف اور

پر ای بلڈ پریشر، دماغی دباؤ اور سادہ کندڑو  
کا کچھا وہ، ایسے تمام مریضوں کے لیے کھانے  
کے بعد گندڈ سریوں کا استعمال مفید تر ہے  
ایسے لوگ جو بار بار بر قان کی شکایت کرتے  
ہیں ان کے لیے گندڈ سریوں کا جو سنا دافعی  
مفید اور لاجواب ہے، ٹائیفاٹ میڈ کے بعض  
اثرات ختم کرنے کے لیے گندڈ سریوں کا مقابل  
کھانے کے بعد چونا بے شمار فوائد کی خوش  
خبری دے چکا ہے، ایسے مریض جو خون  
میں الرجی یعنی چھپا کی کا مستقل شکایت کرتے  
ہیں ان کے لیے اس کا استعمال بلکہ محوٰٹا  
میں اس کو اپنا معمول بنالینا داداں سے جھکلا  
کا ذریعہ ہے، فوجاں میں جھگڑا اور مثانے کی  
اٹھے، مجھ سے پوچھنے لگے۔ آپ نے ہمیں  
اس وقت گندڈ سریاں کھانے سے قبل سوچتے  
سے کیوں منع کیا، میں نے عزیز کیا۔ اپنے  
تجربات اور مثابرات کا بنیاد پر، اسی وقت  
ہم بے عمل کے درسے گزر رہے ہیں۔ کیونکہ  
سر کھانا کھانے کے بعد کھانے والا غیر  
منحر کرتا ہے یعنی غذا کو ہضم کرنے کے  
لیے حریک کی ضرورت ہوتی ہے اور  
مشیری دنیا میں ایسا ناممکن ہے۔ اس کی وجہ  
پر اکنے یعنی غذا کے ہضم کرنے کے  
ضرور جوستا ہوں، اس عمل سے قبل میں اسر  
کا مریض تھا، میں پریشانیاں مجھے ہر دقت  
ہیں، لیکن تجربات میں کھانے کے بعد گندڈ  
سے گزر رہی جاتی ہے۔ لیکن اگر اسی زندگی کو  
اسوں صحبت کے مطابق گزاریں تو یہی زندگی  
نغمت لازوال بن کر زندگی کا صحیح لطف اور

نفعاں ہوتا ہوگا اور وہ معدے کے لیے کتنی  
مزادی ہے۔ کیا کبھی آپ نے محسوس کیا کہ  
کھانے کے بعد پانی یا کولڈ ڈرنس کا استعمال  
صحت کے لیے مضر ہے یا شفایت؟ اس  
ضمن میں فارمین کی دیگری کو برقرار رکھتے ہیں  
کچھ مثابرات و تجربات میں خدمت ہیں۔  
لشان راہ بن جائے۔  
یک بینک آفسر کہنے لگے میں ہو صہ  
بچیں سال، لگیں اور تبخر کا مریض رہا ہوں،  
غزمن کھانے کے بعد پانی کا استعمال کرنے  
امراں کا ذریعہ بنتا ہے اگر اس کو تحریر میں  
لامیں تو شاید صفات کم ہو جائیں تو پھر کیوں نہ  
کھانے کے بعد پانی میں جھوڑ کر ان خطاں  
طرح گیں و تبخر کا مریض رہا۔ مجھے کسی نے  
 بتایا کہ کھانے کے فوراً بعد پانی مت پیو میں  
نے اسی اصول پر عمل کیا وہ دن اور آج کا دن  
مریض سے پوچھا جائیں۔

## ایک مختصر طماۃ تک

بندہ میسی کے ریس اسٹریٹ جاپ سو وحدہ  
بڑھنے کے ذاتی کتب خانے میں بیٹھا تھا  
محفل احباب درخشاں تھی (واصحر ہے کہ  
یہ کتب خانہ اس وقت دنیا کے بہت بڑے  
کے بعد پانی نہ پینے کا مشورہ دیتے تھے خود  
ہی بتانے لگے کہ میسے تجربات و مثابرات  
میں یہ بات اکثر آتی ہے کہ کھانے کے بعد ایک  
چیز زہر استعمال کیا جائے تو شاید کم نفعاں دہ  
تکمی نایاب، سونے، زرد، مرجان وغیرے سے  
ہو۔

کھانے کے بعد عام سادہ پانی کے  
استعمال سے معدے کا سیستاناں ہو۔ جاتا ہے  
دیگر مصنوعات پر غلی مختلطات اس کے  
علاوہ یہ کیا خیال ہے کتنی ظیم لا بری  
ہوگی؟)  
میاں صاحب فرمانے لگے حکیم صاحب!  
آپ نے بے شمار عنوانات اور موضوعات  
کو لے لادنکس استعمال کیے جائیں قوانی سے کتنا

پر تحقیق و ریسرچ کی ہے اور کہہ ہے میں  
لیکن ایک مومنوں پر تحقیق کرنا بنا فرم اونیں  
سمجھیں۔ پھر انہوں نے ایجاد اقد傮 نیا۔  
میاں صاحب فرمانے لگے کہ میرا حکیم  
علی احمد میرا اسٹریٹ مردم کے ان بہت آنے والے  
تھے، ایک دن حکیم صاحب فرمانے لگے کہ  
میاں صاحب میں چاہتا ہوں کہ کوئی تحقیق  
کشفتہ تابعہ اور خوبی پر تحقیق کرے کیونکہ  
میں اب بولڑھا ہو گیا ہوں مجھ سے ایسا  
مملک نہیں۔ اس کے بعد میاں صاحب  
سیری طرف متوجہ ہوئے اور فرمائے لگے  
کہ حکیم صاحب آپ ان اشیاء پر مزور  
تحقیق کریں۔

میں نے عمر میں کیا کہ بندہ نے خوبی  
پر خوب تحقیق کی ہے اور وہ تجربات اس  
محفل میں بیان کیے جو کہ قارئین کی تقدیر ہیں۔  
اس وقت اندر وون و بیرون ملک  
جتنے بھی ٹانک، سیرپ، ٹیبلٹ ایکپول  
plat اور روت کے لیے اکھی ہے میں ان  
plat اور روت کے لیے اکھی ہے میں ان  
سب میں تقریباً کسی نہ کسی شکل میں خوبی  
کا سوتھرہ ہوتا ہے اس سے اس کی احتیت  
کا خود اندازہ لگائیں۔

ستخہ: نوبانی خشک ۲ کلو جھوپارے  
ایک کلو، چھکا کنو ۲۵-۳۰ گرام، تمام ہلکے کوٹ  
کر مس کا عرق کشیدہ کریں۔ دیڑھ کپ پائے  
والا مسح نہار مٹھا اور سوتے وقت استعمال کریں  
اعصابی کمزوری، تناد، کھینچا و دباؤ، یاد

# فریج کی ناگوار بُو

حائلہ جمال

# کھلے لئے

فریج کو خالی کرنے کے بعد جب کافی  
دکن کے لیے بند کر دیا جاتا ہے تو اس میں  
سے ناگوار سی بو آنے لگتی ہے یا کبھی بھار  
ایسا ہوتا ہے کہ چلتے ہوئے فریج میں کوئی  
تیز بودالی چیز رکھنے سے بھی ساری چیزوں  
اور پانی میں اسی چیز کی بوآتے لگتے ہے  
خبوزے کی بورا خاص طور پر دودھ اور  
پانی میں نورا پڑ جاتی ہے۔

ان سارے سُلنوں کا حل یہ ہے  
کہ فریج کے شیلف پر کاغذ کے ٹکڑے  
رکھ کر اس پر کڑی کا آن جلا کر کھو دیں  
کسی چیز کی بو نہیں آتے گی۔ ڈیپ فریزر  
میں بھی کوئی کھو دیں تو کبھی کبھی کھانوں  
میں جایا یا بیکاری کی بو آنے لگتی ہے وہ  
نہیں آتے گی۔

اسی طرح فریزر میں جب برف کی  
ٹریز پانی بھر کر رکھتے ہیں تو برف جتنے کے  
بعد وہ اکثر اس طرح سے چکپ جاتی ہیں  
کہ ان کو اکھاڑنا شکل ہو جاتا ہے لیکن  
ادفات جلدی میں لوگ چھوٹے یا درکھیں کہ  
اکھاڑنے کی کوشش کرتے ہیں جو فریج  
کے لیے بہت نفعان رہے اگر برف کی  
ڑسکے نیچے پلاٹک کی میش رکھوئی  
جائیں تو یہ بہت آسانی سے حل آتے گا۔

رمیں تو وہ پرانے ہو کر غرب اپھر لگتے  
ہیں اور جو لئے بھی اچھے ہیں چکتے بھی  
ہیں۔ ان سبھر چالوں میں ایک کلو نمک  
سردیوں میں تو مچھلی ٹھوڑی جاتی ہے  
مگر گیوں میں درا شکل سے لمبی ہے۔ بعضی

خاص ٹشریٹنے کے لیے گیوں میں مچھلی  
کو زیادہ سے زیادہ حصے تک فریز کرنا ہو  
تو مچھلی کے ٹکڑوں کو یا سالم مچھلی کو پانی  
کے اندر ڈال کر کھیں اور پھر فریزر میں رکھ  
دیں۔ پانی برف این جاے گا اور اس کے  
رکھتی ہیں۔

اُن کو بالناہر تو پہلے یا درکھیں کہ  
سبزیوں کو ابٹے پانی میں ڈال کر چند منٹ  
ایسا ناچاہیئے رکھنے سے پانی میں ڈال کر  
چھلے پر زخمی ہوئے۔

دوسری نسخہ ہے کہ بیوں کے چھلکے  
اگر سبزیاں ابٹنے والے پانی میں ڈال  
ڈبے میں مچھلی اور پانی ڈالے جاسکتے ہیں۔

چالوں کو محفوظ کرنے کے لیے  
نے چالوں میں نمک ملا کر کھو دیا جائے  
کہ زنگت اور مٹھا سیست اچھا رہتا ہے۔

امحمد اللہ وہ مریعن شفایاب ہوتا ہے۔ بعض  
مریعنوں نے اس نسخوں کو حیر کیجھ کو استعمال نہ کیا  
لیکن جب لوگوں کے تجربات میں کے بعد  
استعمال کیا تو کامل شفارب العزت سے  
لی۔ تو دامنی قبض، معدے کی خشکی، معدے  
کے ریاح، گیس کے مریعنوں کے لیے یہ نسخہ  
شفایے خاص ہے۔

دوسرا فائدہ اس اکسیر کا یہ ہے کہ  
پرانی واپسی پر خولہ ہو یا بادی ہر دو  
قسم کے لیے یہ نسخہ بے شمار لوگوں کا ازدروہ  
والبستہ ہیں۔ لیکن یہ نسخہ اور پھر دھافتہ  
ہوا شافی: رسولوں یا تاریخ اکے  
چھلکا سبغول ایک جچہ چاہے والا ترکیب:

خوبانی کے چھری سے جھوٹے جھوٹے ملکیت  
ہات کرے آپ میں ملا کر رکھیں نسخہ تیار  
کر لیں۔ اسی طرح چھوارے کے بھی پھر دوہو  
گرم ایک پاؤ نے کو تمام تینوں ادویے اس میں  
ڈال کر ڈھانپ کر رکھ دیں صحیح کو اگر جوں گرم  
ہو تو دیسے ہی استعمال کریں اور اگر موسم  
ٹھنڈا ہو تو نیم گرم استعمال کریں۔

یہ فارمولے بے شمار لوگوں نے آنے والے  
کی کھوٹا پر تولا۔ بار بار آزمایا مفید ہے پا یا۔  
مذکورہ بالا جو فائد عرق کے ہیں وہ تو پیا  
اس نسخے میں بھی یا سے جاتے ہیں لیکن اس

نسخہ کا خاص نامہ صفت باہ والے ہی بھی  
پائیں گے عقائد راشارہ کافی است  
آنے والے پر زخمی ہو جاتا ہے۔

بندہ کے مثابرات میں یہ نسخہ نہ رکھو  
امر ارض میں مفید اور موثر ہے یا جھیک  
استعمال فرمائیں بلکہ کسی ضرورت مند کو بھی  
یہ نسخہ بتا کر اجر کھائیں۔

بندہ کے معولات اور تجربات میں  
یربات اکثر آئی ہے کہ دامنی قبض کے لیے  
جس مریعن کو ہم یہ نسخہ بخوبی یز کرتے ہیں

## دونیج اور خدمت خلق

مسیہ مصلیٰ علیہ السلام تحقیق، تجربات  
یربات اکثر آئی ہے کہ دامنی قبض کے لیے  
جس مریعن کو ہم یہ نسخہ بخوبی یز کرتے ہیں

اور مشابہات پر مبنی ہوتے ہیں، فارمین

داشت کی بھی، بیماری کے بعد کی تجزیہ دری،  
دماغی تجزیہ دری، جو طوفان کا درد اور بعد کے

امراض، یادی تبیخ وغیرہ اور جنسی بے طاقتی  
کے لیے لا جواب نسخہ ہے۔ مستقل استعمال

شرط ہے۔ یہ عرق ہر طبیعت، ہر بوس، ہر  
مزاج کے لیے مفید ہے۔ گرم مزاج اور ہوم

گرم اسیز پر مبنی طاکم کیا دو دھن کی لسی میں  
ٹالکہ استعمال کریں۔ اور موسم سرما میں خالی  
عرق لا جواب ہے۔

خوبی خشک ہم عدد، جھوہارے ۲ عدد،  
چھلکا سبغول ایک جچہ چاہے والا ترکیب:

خوبانی کے چھری سے جھوٹے جھوٹے ملکیت  
ہات کرے آپ میں ملا کر رکھیں نسخہ تیار  
کر لیں۔ اسی طرح چھوارے کے بھی پھر دوہو

گرم ایک پاؤ نے کو تمام تینوں ادویے اس میں  
ڈال کر ڈھانپ کر رکھ دیں صحیح کو اگر جوں گرم  
ہو تو دیسے ہی استعمال کریں اور اگر موسم  
ٹھنڈا ہو تو نیم گرم استعمال کریں۔

یہ فارمولے بے شمار لوگوں نے آنے والے  
کی کھوٹا پر تولا۔ بار بار آزمایا مفید ہے پا یا۔

مذکورہ بالا جو فائد عرق کے ہیں وہ تو پیا  
اس نسخے میں بھی یا سے جاتے ہیں لیکن اس

نسخہ کا خاص نامہ صفت باہ والے ہی بھی  
پائیں گے عقائد راشارہ کافی است  
آنے والے پر زخمی ہو جاتا ہے۔

بندہ کے معولات اور تجربات میں  
یربات اکثر آئی ہے کہ دامنی قبض کے لیے  
جس مریعن کو ہم یہ نسخہ بخوبی یز کرتے ہیں

اور مشابہات پر مبنی ہوتے ہیں، فارمین